عنبر ناگ ماریا (21)
ناگ زندہ
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

فہرست

سنو پیارے بچو۔

پچھلے ناول میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کیلاش اور عنبر بارہ دری کے جن کو قتل کر کے جھیل نندن سر کی طرف سفر کر رہے ہیں۔

ایک جنگل میں وہ رک گئے رات ہو گئی آدھی رات کو انہوں نے ایک آواز سنی عنبر نے دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کسی انسان کا سایہ نظر آ رہا ہے جو جھکا ہوا ہے اسے خیال آیا کہ ماریا بھی اپنے ساتھ خالی گھوڑا لیے جھیل کی طرف آ رہی ہے اس نے ڈاکو کو قتل کر دیا ہے جس کی لاش جھونپڑی میں پڑی ہے جھیل کے پاس ناگ دیوتا کے مندر میں جاتے ہی صندوق میں بند ناگ کی لاش زندہ ہو جاتی ہے۔

بدرُوح کی موت

عنبر نے کیلاش کا ہاتھ دبایا۔

وہ اس بوڑھے کی طرف اشارہ کر رہا تھا شام کے اندھیرے میں پہاڑی ڈھلان پر بوڑھا زمین پر جھکا کچھ تلاش کرتا چلا آ رہا تھا جیسے اسے کسی خاص قسم کی جڑی بوٹی کی تلاش ہو جب بوڑھا ان کے قریب سے گزرا تو اس نے عنبر اور کیلاش کو گھاس پر بیٹھے دیکھا وہ رکنے کی بجائے آگے بڑھنے لگا تو عنبر نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور جنگل میں شام کے وقت کیا تلاش کر رہا ہے؟ بوڑھا رک گیا عنبر نے دیکھا کہ بوڑھے کے چہرے پر غم کے سائے تھے وہ بڑا دکھی معلوم ہو رہا تھا اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر بتایا کہ گھر میں اس کا اکلوتا بیٹا سرسام کے مرض میں بیمار ہے حکیم اس کا علاج کر کے مایوس ہو چکے ہیں ایک

حکیم نے کہا ہے کہ اگر وہ ایک خاص سنہری پتوں والی بوٹی جنگل سے تلاش کر کے لے آئے تو اس کے بچے کی جان بچ سکتی ہے عنبر نے پوچھا۔

وہ حکیم کون ہے۔؟

بوڑھے نے بتایا کہ وہ اس علاقے کے جادوگر حکیم ہے وہ جادو بھی کر لیتا ہے اور حکیمی بھی کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ لڑکے پر کسی بھوت نے سایہ کر رکھا ہے جادوگر حکیم نے میری ساری کمائی لے لی ہے مگر بچہ ابھی تک صحت مند نہیں ہوا۔

وہ مرنے والا ہے آخری سانس لے رہا ہے مجھ سے اس کی حالت نہیں دیکھی جاتی اس کی ماں بار بار اپنے بچے کی حالت دیکھ کر بے ہوش ہو رہی ہے۔

عنبر کی پرانی حکیمی نے جوش مارا شروع میں تو اس نے بیماروں

کے علاج کا کام ہی شروع کیا تھا دوسرے اسے بوڑھے باپ پر ترس

بھی آیا اور اس جادوگر حکیم پر غصہ بھی آیا جس نے بے چارے

بوڑھے کی ساری کمائی ہتھیالی تھی اس نے کیلاش سے کہا۔

دیکھو کیلاش، جادوگر حکیم نے اس بے چارے بڈھے کو بیوقوف بنا رکھا

ہے محض اس لئے کہ اس کی کمائی پر قبضہ جمانا چاہتا ہے۔

حالاں کہ اس کے بچے کا علاج بڑی معمولی بات ہے۔

کیلاش نے اس سے پہلے عنبر کو کبھی اس قسم کی باتیں کرتے نہیں سنا تھا

اس نے کہا۔

عنبر کیا تم حکیمی بھی کر لیتے ہو؟

عنبر مسکرا کر بولا۔

ہاں میں یہ کام بھی کر لیتا ہوں پھر اس نے بوڑھے کی طرف مخاطب ہو

کر کہا۔

بابا کیا تم مجھے اپنے بچے کے پاس لے جا سکتے ہو ہو سکتا ہے میرے علاج سے تمہارا بچہ تندرست ہو جائے۔

بوڑھے نے بے تاب ہو کر کہا۔

بیٹا۔ اگر تم میرے بچے کو اچھا کر دو تو میں ساری زندگی تمہاری غلامی کروں گا۔

عنبر اٹھ کھڑا ہوا۔

تو آؤ بابا میں تمہارے بچے کا علاج کروں گا اور میرا خدا اسے ضرور تندرست کر دے گا۔

عنبر کیلاش کو لے کر بوڑھے کے ساتھ اس کے جھونپڑے میں آ گیا یہ جھونپڑا ڈھلان پر اخروٹ کے ایک بہت بڑے درخت کے نیچے تھا جس کی دیواریں پتھروں سے چنی ہوئی تھیں ایک ہی کمرہ تھا فرش پر گھاس بچھا تھا جس پر بوڑھے لکڑ ہارے کا نوعمر لڑکا بے ہوشی کی

حالت میں ہاتھ پاؤں مار رہا تھا ایک طرف بچے کی ماں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اور دوسری طرف جادوگر حکیم ایک مونڈھے پر بڑا سا پیٹ نکالے بیٹھا منتر پڑھ رہا تھا..........اس کا سر منڈا ہوا تھا ہاتھ میں لوہے کی چھڑی تھی جسے وہ بار بار زمین پر مار کر لڑکے پر دم کر رہا تھا اس نے عنبر کو جھونپڑے میں داخل ہوتے دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا اور بوڑھے سے پوچھا۔

یہ لونڈا کون ہے۔؟

بوڑھے لکڑہارے نے کہا۔

گورو جی۔ یہ مجھے جنگل میں مل گیا تھا یہ کہتا ہے کہ اس کے علاج سے میرا بچہ اچھا ہو جائے گا۔

جادوگر حکیم نے نفرت سے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔

یہ کل کا لونڈا تمہارے بچے کی بیماری کیسے دور کرے گا بھلا۔؟

تمہارے بچے پر تو جنوں کے راجہ نے سایہ کیا ہوا ہے۔

پھر کڑک کر بولا۔

تم سنہری بوٹی لائے ہو۔؟

بوڑھے نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

گورو جی۔ بوٹی تو مجھے کہیں سے نہیں ملی۔

تو پھر تمہارا بچہ زندہ نہیں بچ سکے گا۔

اس پر عنبر نے کہا۔

گورو جی اگر میں اس بچے کو اچھا کر دوں تو آپ مجھے کیا انعام دیں گے۔؟

جادوگر حکیم نے گرجدار آواز میں کہا۔

بکواس بند کرو لونڈے تم ابھی نوجوان ہو ہم نے تمہارے جیسے کئی نوجوان دیکھے ہیں جاؤ جا کر اپنی خیر مناؤ اور جنوں کے راجہ سے لڑائی

جھگڑا مول نہ لو.........نہیں تو وہ تمہیں جلا کر بھسم کر دیں گے۔

کیلاش نے فکرمند نظروں سے عنبر کی طرف دیکھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ عنبر خواہ مخواہ خود بھی مصیبت میں پھنسے اور اسے بھی پھنسا دے اس نے عنبر کا ہاتھ دبا کر کان میں کہا بھی کہ وہ جادوگر حکیم سے مقابلہ کرنے کا خیال ترک کر دے لیکن عنبر نے چٹان ایسی آواز میں خم ٹھونک کر کہا۔

گوروجی.........آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ کا ادب کرتا ہوں لیکن خدا کے فضل سے میں اس بچے کو اچھا بھی کر دوں گا اور جنوں کے راجہ کو بھی بھگا دوں گا۔

جادوگر حکیم نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔

خاموش لڑکے جنوں کے راجہ سے لڑائی مول لینا تمہارے بس کی بات نہیں ہے میں نے تم جیسے کئی ضدی نوجوانوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے جل کر خاک ہوتے دیکھا ہے اب بھی وقت ہے کہ اپنے

ارادے سے باز آ جاؤ۔

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

گورو جی میں کوئی برائی نہیں کر رہا میں کسی سے لڑائی مول نہیں لے رہا میں اس غریب ماں باپ کے بیمار بچے کا علاج کر رہا ہوں اور مجھے ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اس کے ساتھ ہی عنبر نے نیم بے ہوش بچے کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر محسوس کیا کہ وہ بخار میں بری طرح پھنک رہا ہے اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک سفوف نکال کر پانی میں گھولا اور اس کا ایک ایک قطرہ بیمار بچے کے حلق میں ٹپکانا شروع کر دیا اس دوائی میں کچھ ایسا اثر تھا کہ بچے نے آنکھیں کھول دیں اس کا بخار بھی اترنا شروع ہو گیا ماں باپ نے خوشی سے بچے کو چوم لیا اور عنبر کے عقیدت سے پاؤں پکڑ لیے جادوگر یہ دیکھ کر جل کر کباب ہو گیا اس نے دونوں ہاتھ بچے

کی طرف کر کے کوئی منتر پھونکا اس کے ساتھ ہی بچے نے تڑپنا شروع کر دیا ماں باپ سہم کر پیچھے ہٹ گئے۔

بچہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور کھا جانے والی نظروں سے عنبر کو تکنے لگا پھر اس نے بھاری بھر کم آدمیوں والی آواز میں کہا۔

اے نوجوانوں اگر جان کی امان چاہتے ہو تو یہاں سے فوراً بھاگ جاؤ نہیں تو میں تمہیں اپنے غصے کی آگ میں جلا کر بھسم کر دوں گا۔

کیلاش تو یہ دیکھ کر ڈر گیا، عنبر نے کہا۔

اے بدروح تو نے بچے کے جسم پر اپنا قبضہ کر رکھا ہے میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس معصوم کے جسم سے نکل کر ہمیشہ کے لئے اس علاقے سے بھاگ جا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہیں ایسی سزا چکھاؤں گا کہ تمہاری نسلیں اسے یاد رکھیں گی۔

بدروح نے قہقہہ لگا کر کہا۔

اے جادوگر حکیم دیکھ رہے ہو یہ کل کا لونڈا کیسی بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے کیا تم اسے سمجھا نہیں سکتے۔؟

جادوگر حکیم نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

اے جنوں کے راجہ میں نے اس لونڈے کو بہت کہا تھا کہ وہ آپ سے مقابلہ کرنے کا خیال دل سے نکال دے مگر اس نے میری ایک نہیں سنی یہ بہت ضدی ہے یہ کہتا تھا کہ میں جنوں کے راجہ سے مقابلہ کروں گا۔

بچے کے اندر بیٹھی ہوئی بدروح نے زوردار قہقہہ لگایا اور کہا۔

بہت خوب اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نوجوان کی موت اسے گھیر کر میرے پاس لے آئی ہے کوئی بات نہیں ابھی اسے مزہ چکھاتا ہوں۔

پھر اس نے عنبر سے کہا۔

اے بدقسمت نوجوان، میں آخری بار تم کو خبردار کرتا ہوں کہ مجھ سے

مقابلہ کرنے کے خیال سے باز آ جا اور اس بچے کو اس کے حال پر چھوڑ کر یہاں سے رفو چکر ہو جا نہیں تو میں ابھی تمہاری گردن مروڑ دوں گا۔

عنبر نے گردن اٹھا کر بڑی شان سے کہا۔

اے بدروح تم نے ناحق ایک بچے کو پریشان کیا ہوا ہے میں بھی تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں کہ اس کے جسم کو چھوڑ کر یہاں سے رفو چکر ہو جا نہیں تو تمہارے ساتھ ساتھ اس نقلی جادوگر حکیم کو بھی ہلاک کر دوں گا۔

اس پر بدروح طیش میں آ گئی اس نے زمین پر سے پتھر اٹھا کر زور سے جھونپڑی کی چھت پر مارا پتھر چھت میں سوراخ ڈالتا ہوا باہر نکل گیا جادوگر غبس رہا تھا کیلاش سہم گیا بچے کے ماں باپ ڈر کر ایک طرف کو سمٹ گئے ان سب کو یقین ہو گیا تھا کہ عنبر کی اب خیر نہیں لیکن عنبر اپنی

جگہ پر بڑی بہادری سے ڈٹا ہوا تھا اس کے چہرے پر ذرا سی بھی پریشانی نہیں تھی اس نے بڑے آرام سے اپنی جیب میں سے خنجر نکال کر اسے آگ پر گرم کرنا شروع کر دیا جوں جوں خنجر گرم ہو رہا تھا بدروح بے چین ہو رہی تھی بچے نے ٹیڑھا میڑھا ہونا شروع کر دیا تھا۔

جادوگر بھی یہ تماشا بڑے تعجب سے دیکھ رہا تھا۔

عنبر نے قریب ہی پڑا ہوا ایک بینگن تھالی میں سے اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا اور ایک ہاتھ سے گرم خنجر آگ میں سے نکال کر پکڑ لیا پھر اس نے بدروح کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

اے بدروح میں تمہیں آخری بار کہتا ہوں اگر تم بچے کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے نہ چلے گئے تو میں تمہیں ہلاک کر ڈالوں گا اور یاد رکھو تمہیں میرے ہاتھ سے دنیا کی کوئی طاقت بچا نہ سکے گی۔

بدروح نے کڑک کر کہا۔

بکواس بند کرو، میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

اچھا تو پھر یہ لو۔

عنبر نے خنجر اٹھا کر بینگن کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیا بینگن کا دو ٹکڑوں میں کٹنا تھا کہ جھونپڑی میں ایک زوردار چیخ گونجی اور پھر ایک گہرا سناٹا طاری ہو گیا، اس چیخ کی آواز اتنی ڈراؤنی تھی کہ ایک بار تو عنبر کے پاؤں تلے سے بھی زمین نکل گئی مگر عنبر نے جو کرنا تھا وہ اس نے کر دیا تھا بدروح کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

بدروح کے مرتے ہی بچہ بھلا چنگا ہو کر اٹھ بیٹھا اس نے پوچھا۔

مجھے کیا ہو گیا تھا۔؟

بوڑھے باپ اور ماں نے بچے کو اپنے سینے سے لگا لیا جادوگر حکیم نے عنبر کی طاقت کا لوہا مان لیا تھا اسے محسوس ہو گیا تھا کہ یہ کوئی عظیم دیوتا کا بیٹا ہے جس نے جنوں کے رفیعہ کو ہلاک کر ڈالا جادوگر فوراً دوزانو ہو

گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔

اے عظیم الشان دیوتا کے عظیم بیٹے ،تو جنوں کے راجہ کا راجہ ہے میں

تیرے آگے ہاتھ جوڑ کر تیری غلامی میں آتا ہوں۔

عنبر نے اسے بتایا۔

ہاں تمہارے لئے میں ضرور دیوتا ہوں اور جنوں کے راجاؤں کا راجہ

ہوں اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم نے اس بوڑھے سے جس

قدر اشرفیاں لی ہیں فوراً واپس کر دے۔

جادوگر حکیم نے اسی وقت اشرفیوں کی تھیلی بوڑھے کے قدموں میں

رکھ دی۔

دیوتا۔تمہارا حکم سر آنکھوں پر تمہارے سامنے جنوں کا جادو نہ چل سکا تو

بھلا میں کیسے تمہارے حکم کو ٹال سکتا ہوں۔

عنبر نے بوڑھے کو تسلی دی اور کہا کہ اب ان کا بیٹا کبھی بیمار نہ ہوگا عنبر

کیلاش اور جادوگر حکیم کو ساتھ لے کر جھونپڑی سے باہر آ گیا باہر آ کر اس نے جادوگر حکیم سے پوچھا کہ وہ کس علاقے کا رہنے والا ہے؟ جادوگر حکیم نے عنبر کو بتایا کہ وہ سارے کے سارے علاقے کو جانتا ہے عنبر نے اس سے کنچن چنگا کی پہاڑی، اس کی وادی، وادی کے ناگ مندر، جھیل نندن سر اور اس کے پاس والے درگا دیوی کے مندر کے بارے میں پوچھا جادوگر حکیم نے کہا۔

اے عظیم الشان دیوتا کے عظیم بیٹے یہاں سے ایک دن کی مسافت پر کنچن چنگا کی وادی شروع ہو جائے گی وہاں سے ایک رات سفر کریں تو جھیل نندن سر آ جاتی ہے اس جھیل کے ایک طرف ناگ دیوتا کا مندر ہے اور دوسری طرف درگا دیوی کا مندر ہے لیکن اے دیوتا کیا تمہیں اس مندر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔؟

عنبر نے مسکرا کر بات ٹالتے ہوئے کہا۔

مجھے سب کچھ معلوم تھا میں صرف تمہارا امتحان لے رہا تھا۔

کیلاش نے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں رات اسی جگہ بسر کرنی چاہیے اور کل صبح کو اپنے سفر پر روانہ ہو جانا چاہیے۔

جادوگر حکیم بولا۔

اے دیوتا آپ کے لئے بھلا دن اور رات میں کیا فرق ہے آپ کو کوئی بھی جنگلی درندہ کچھ نہیں کہے گا اس لئے آپ اگر چاہیں تو رات کو بھی سفر کر کے صبح تک چن چنگا کی ترائی میں پہنچ سکتے ہیں۔

مگر عنبر نے رات کو سفر کرنا مناسب خیال نہ کیا اس نے جادوگر حکیم سے اجازت لی اور جھونپڑی کے باہر ایک درخت تلے بستر لگا دیے بوڑھے لکڑہارے اور اس کی بیوی نے انہیں گرم گرم بکریوں کا دودھ اور جو کی روٹی کھانے کو دی جادوگر حکیم وہاں سے جا چکا تھا پھر بھی

کیلاش کو ڈر تھا کہ کہیں وہ ان سے اپنی بے عزتی اور جنوں کے راجہ کے قتل کا بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے لیکن عنبر نے کہا۔

تم ہمیشہ گھبرا جاتے ہو حالانکہ میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ جب تک تم میرے ساتھ ہو تمہیں کوئی شخص نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر اس جادوگر نے بدلہ لینے کی کوشش کی تو اس کا بھی وہی حشر کر دوں گا جو اس کے جنوں کے راجہ کا کیا ہے۔

اس سے کیلاش کی تسلی ہو گئی پھر بھی وہ ساری رات جب بھی اس کی جاگ کھلتی آنکھیں گھما کر ادھر اُدھر دیکھتا رہا کہ کہیں کوئی ان پر جادو تو نہیں کر رہا کیلاش ڈرپوک ہی نہیں وہمی بھی تھا اور وہم کا علاج عنبر کے پاس نہیں تھا اس کا ساتھی ہونے کی وجہ سے عنبر کا یہ فرض تھا کہ وہ اس کی جان کی حفاظت کرے اور وہ یہ فرض شروع ہی سے ادا کرتا چلا آ رہا تھا عنبر ساری رات بڑے سکون کے ساتھ سویا رہا صبح وہ اٹھا تو

بالکل تازہ دم تھا بوڑھے کا بچہ بھی بالکل تندرست تھا وہ خود عنبر اور کیلاش کے لئے دودھ لے کر آیا عنبر نے دودھ پی کر اسے پیار کیا اور پھر بوڑھے سے اجازت لے کر کیلاش کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گیا۔

اژدہا کا غار

دونوں دوستوں کا پہاڑی کنچن چنگا کا سفر شروع ہو گیا۔

یہ سفر جنگلوں کا سفر نہیں تھا بلکہ پہاڑیوں، گھاٹیوں اور دشوار گذار پگ ڈنڈیوں اور چھوٹے ندی نالوں کا سفر تھا یہ نالے بڑے تیز

رفتار تھے عنبر اور کیلاش ان کے اندر پڑے ہوئے پتھروں پر پاؤں رکھ کر انہیں عبور کرتے کئی گھاٹیاں اتنی گہری تھیں کہ وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا دونوں طرف پہاڑوں کی دیواریں اوپر تک چلی گئیں تھیں اگر اوپر سے اس وقت ان کے اوپر کوئی پتھر گرا دیتا تو ان کا کچومر نکل جاتا جادوگر حکیم کے مطابق اگر وہ دن بھر سفر کرتے رہتے تو شام کو انہیں کنچن چنگا کی وادی میں پہنچ جانا چاہیے تھا راستے میں دوپہر کو تھک کر انہوں نے ایک جگہ آرام کرنے کے خیال سے ڈیرا لگا لیا وہ ایک گھاٹی میں سے نکل کر چھوٹے سے پہاڑی نالے کے کنارے آ کر رک گیا۔

یہ پہاڑی نالہ اگرچہ چھوٹا سا تھا مگر اسے چھلانگ لگا کر پار کرنا بڑا مشکل تھا اس میں پانی اس قدر تیزی سے بہہ رہا تھا کہ اس میں اتر کر بھی اسے پار نہیں کیا جا سکتا تھا عنبر نے کیلاش سے کہا کہ نالے میں

پتھر پھینکے جانے چاہئیں تا کہ ان پر پاؤں رکھ کر نالہ عبور کیا جائے
دونوں نے مل کر نالے کے تیز رفتار پانی میں پتھر پھینکنے شروع کر دیے
چھوٹے چھوٹے پتھروں کو تو نالے کی تیز لہریں تنکوں کی طرح بہا کر
لے گئیں پھر انہوں نے اس میں بڑے بڑے پتھروں کو لڑھکا لڑھکا کر
پھینکنا شروع کر دیا تھوڑی سی کوشش اور ہمت کرنے کے بعد نالے
میں کچھ پتھر ٹک گئے اور وہاں پتھروں کا ایک ٹوٹا پھوٹا پل سا بن گیا
کیلاش کچھ زیادہ ہی تھک گیا تھا........ بوڑھے لکڑ ہارے نے انہیں
راستے کے لئے جو کی روٹیاں ساتھ کر دی تھیں روٹی کھا کر انہوں نے
نالے کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا کیلاش کی خواہش تھی کہ کچھ دیر اور آرام کر
لیا جائے مگر عنبر نے کہا کہ اگر وہاں زیادہ دیر آرام کیا تو انہیں پنچن چنگا
کی وادی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ
سفر جاری رکھا جائے اور آرام رات کو وادی میں جا کر کیا جائے۔

چنانچہ دونوں دوست اٹھے انہوں نے پتھروں پر پاؤں رکھ کر پہاڑی نالہ عبور کیا اور وادی کی طرف چلنا شروع کر دیا وہ کافی اونچائی پر تھے اور اب ڈھلان پھر سے شروع ہو گئی تھی کچھ دیر سفر کرنے کے بعد انہیں دور سے ایک وادی دکھائی دی جہاں ہرے بھرے درختوں کے جھنڈ کھڑے تھے عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے یہی وادی کنچن چنگا ہے۔

کیلاش نے کہا۔

ہاں اس وادی سے میں ایک بار گزر چکا ہوں ہم ٹھیک راستے پا جا رہے ہیں۔

منزل کو اپنے قریب پا کر ان کے اندر ایک نیا جوش پیدا ہو گیا اور وہ تیزی سے چلنے لگے تیسرے پہر وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں سے کنچن چنگا کی وادی دائیں جانب برف پوش کنچن چنگا کی پہاڑی

کے دامن میں بالکل صاف نظر آ رہی تھی۔

عنبر بہت خوش ہوا کہ وہاں سے وہ اب جھیل نندن سر پہنچ کر مقدس پانی حاصل کر سکے گا لیکن اسے اپنے دوست ناگ کی لاش والے صندوق کا ہر وقت خیال رہتا تھا وہ یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا کہ ناگ کی لاش والی صندوقچی کہاں ہوگی..........؟ شام کے وقت عنبر اور کیلاش کنجن چنگا کی وادی میں پہنچ گئے یہ وادی بے حد خوبصورت اور پر فضا وادی تھی ہر طرف چشمے بہہ رہے تھے ایک طرف ڈھلان پر اوپر تک جھونپڑیاں سی بنی ہوئی تھیں ان جھونپڑیوں پر کہیں کہیں سرخ اور زرد رنگ کے جھنڈے بھی ہوا میں لہرا رہے تھے کیلاش نے عنبر کو بتایا کہ یہاں کے لوگ بڑے وہم پرست ہیں اور روحوں کی پوجا کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس جگہ سرخ اور زرد رنگ کے جھنڈے ہوں گے وہاں کوئی بدروح آ کر انہیں تنگ نہیں کرے گی۔

عنبر نے کہا۔

پھر تو ان لوگوں نے یہاں روحوں کے مندر بھی بنا رکھے ہوں گے۔

کیلاش بولا۔

کیوں نہیں، اس جگہ روحوں کے کئی مندر ہیں مگر ان میں روحیں کم اور پجاری زیادہ رہتے ہیں۔

اسی طرح باتیں کرتے اور چلتے ہوئے وہ وادی میں پہنچ گئے وادی کی بستی کے باہر ایک پہاڑی دریا بہہ رہا تھا اس دریا کے اوپر بانس کے درخت کاٹ کر پل بنایا ہوا تھا پل عبور کر کے عنبر اور کیلاش بستی میں آ گئے یہاں بستی کا صرف ایک ہی بازار تھا دکانوں پر چپٹی ناک والے دکاندار بیٹھے ہرے ہرے منکوں کی مالائیں بکرے کا گوشت، جو کا آٹا زرد اور لال رنگ کا کپڑا فروخت کر رہے تھے ان لوگوں کے رنگ گورے ہو گئے تھے عنبر سمجھ گیا کہ یہ تبت کے مشرقی علاقے میں داخل

ہو چکا ہے یہ علاقہ اس نے سینکڑوں برس پہلے دیکھا تھا جب وہ تبت میں آیا تھا اور وہاں کے راجہ نے اسے ایک ہیرا تحفے کے طور پر دیا تھا اب تو معلوم نہیں اس راجہ کی چھٹی یا ساتویں پشت حکومت کر رہی ہو گی۔

جہاں بازار ختم ہوتا تھا وہاں سے ڈھلان کے مکان شروع ہو جاتے تھے جو اوپر پہاڑی کی چوٹی تک چلے گئے تھے بستی کے بازار میں سے گزرتے ہوئے عنبر نے ایک شخص کو دیکھا اسے محسوس ہوا کہ اس کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے اسے یاد نہیں آ رہا تھا اتنے میں وہ شخص لوگوں کے ہجوم میں غائب ہو گیا عنبر نے کیلاش سے اس شخص کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا رات سر پر آ رہی تھی اس بستی میں ان کا ارادہ تھا کہ وہ رات بھر آرام کریں گے اور صبح جھیل نندن سر کی طرف روانہ ہوں گے عنبر نے کیلاش سے کسی سرائے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا

کہ اس بستی میں سرائے نام کی کوئی شے نہیں ہے البتہ روحوں کے مندروں میں مسافروں کے آرام کرنے کی کوٹھڑیاں بنی ہوئی ہیں وہ دونوں ایک مندر کی طرف چل پڑے یہ مندر بستی سے نکل کر مہاگنی کے ایک گنجان درخت کے نیچے بنا ہوا تھا۔

کیلاش عنبر کو اپنے ساتھ مندر کے پروہت کے پاس لے گیا، پروہت کا سر گنجا اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں بالکل چین کے لوگوں کی طرح پروہت نے بڑے غور سے کیلاش اور عنبر کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو کہاں جا رہے ہو۔؟

کیلاش کچھ اوٹ پٹانگ بات کرنے ہی والا تھا کہ عنبر نے جھٹ کہا۔

اے نیک دل بزرگ پروہت، ہم دونوں مسافر ہیں اور ملک آچین سے جھیل ننذن سر کے مقدس مندر درگا مندر کی یاترا کے لئے چلے تھے آپ کے مندر میں اجازت لینے پر ایک رات بسر کر کے پھر سفر پر

روانہ ہو جائیں گے۔

پروہت نے عنبر کو سر سے پاؤں تک گھورا اور کہا۔

کیا تم کو اپنے کسی دوست کی بھی تلاش ہے۔؟

عنبر تو حیران رہ گیا کہ اس گنجے پروہت نے اس کے دل کا حال کیسے جان لیا کیونکہ اسے واقعی اپنے ناگ دوست کی تلاش تھی عنبر نے ہنس کر کہا۔

اے بزرگ انسان، آپ نے میرے دل کا حال کیسے معلوم کر لیا مجھے سچ مچ اپنے ایک دوست کی تلاش ہے جو مجھ سے بچھڑ گیا ہے۔

پروہت نے مسکرا کر کہا۔

تمہارے چہرے پر لکھا ہوا ہے کہ تم کسی جگری دوست کی تلاش میں گھر سے نکلے ہو ہم پروہت ہیں اور بدروحوں کی پوجا کرتے ہیں ہمیں اتنا علم ضرور حاصل ہو جاتا ہے کہ انسانوں کے چہرے پڑھ سکیں۔

عنبر نے پوچھا۔

اے بزرگ پروہت کیا تم مجھے میرے دوست کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو میں آپ کا بے حد شکریہ ادا کروں گا۔

پروہت نے کہا۔

بیٹے میں ایک معمولی پروہت ہوں اور بدروحوں کی پوجا کرتا ہوں مجھے غیب کا علم نہیں ہے ہاں میں کسی انسان کا چہرہ دیکھ کر تمہیں یہ بتا سکتا ہوں کہ اس کے دماغ میں کیا ہے اور وہ کیا کرنے گھر سے نکلا ہے اس کے آگے میرا علم ختم ہو جاتا ہے۔

کیلاش نے کہا۔

بابا کیا ہمیں آپ کے مندر میں رات بھر ٹھہرنے کی اجازت مل جائے گی۔؟

دراصل کیلاش عنبر اور پروہت کی لمبی گفتگو سے تنگ آ گیا تھا اور

مطلب کی بات کرنا چاہتا تھا اس کے اس سوال پر پروہت نے مسکرا کر کہا۔

کیوں نہیں بیٹے تمہارے دوست کے آگے کون انکار کر سکتا ہے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پروہت عنبر کی خفیہ طاقت کے بارے میں باخبر ہو چکا ہے اس کے چہرے پر بڑی پر اسرار ہنسی تھی عنبر نے بات کی تہہ میں جانے کی زیادہ ضرورت محسوس نہ کی کیوں کہ اسے تو صرف رات گزارنے کے لئے جگہ چاہیے تھی جو پروہت نے دے دی تھی۔

پروہت ان دونوں کو ساتھ لے کر ایک کوٹھڑی میں آ گیا۔

تم لوگ اس جگہ رات بسر کر سکتے ہو میں ابھی تمہارے لئے دودھ اور روٹی لاتا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد پروہت ان کے لئے دودھ اور روٹی لے آیا جو انہوں نے مل کر بڑے شوق سے کھائی باتوں ہی باتوں میں عنبر نے پروہت کو

بتایا کہ وہ جھیل نندن سر کی یاترا کے لئے جا رہے ہیں پروہت نے کہا۔

یہ بات تم مجھے پہلے بھی بتا چکے ہو بیٹا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم پتھر

کے بتوں دریاؤں اور جھیلوں کی پوجا پر اعتقاد نہیں رکھتے پھر بھی تم

جس سفر پر بھی ہو میں دیوتاؤں سے دعا کرتا ہوں کہ تم اس میں

کامیاب ہو جاؤ.......... ان دنوں جھیل نندن سر پر بھگوان کا ایک

نیک اور پسندیدہ انسان بھی گیروے کپڑوں میں پہنچا ہوا ہے اگر

تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے تو اس سے ضرور میرا سلام کہنا۔

عنبر نے پوچھا۔

وہ کون ہے بابا؟

پروہت نے سرد آہ بھر کر کہا۔

وہ ایک ریاست کا شہزادہ ہے لیکن لوگوں کی خدمت کے لئے گیروے

کپڑوں میں مارا مارا پھرتا ہے اس کا نام مہاویر ہے۔

کیلاش نے پوچھا۔

لیکن ہم اسے کیونکر پہچان سکیں گے بابا۔؟

یاد رکھو وہ آدھی رات کو اٹھ جنگل میں کسی پہاڑی پر تمہیں بھگوان کی عبادت کرتا ملے گا وہ اچھوتوں کے ہاتھ سے پانی پینے میں شرم محسوس نہیں کرے گا اور وہ غریبوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہا ہو گا۔

پروہت چلا گیا تو عنبر اور کیلاش دیر تک مہاویر شہزادے کے بارے میں باتیں کرتے رہے کیلاش کو نیند آ گئی عنبر تھوڑی دیر مہاویر اور اپنے جگری دوست ناگ کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر اسے بھی نیند آ گئی اگلے روز وہ صبح سویرے ہی اٹھ کھڑا ہوا اس نے کیلاش کو جگایا دونوں نے چشمے پر جا کر غسل کیا پروہت ان کے لئے دودھ لے آیا دودھ پی کر انہوں نے پروہت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے سفر پر جھیل نندن سر کی طرف روانہ ہو گئے۔

کنچن چنگا کی وادی سے جھیل نندن سر تک ایک دن یا ایک رات کا سفر تھا چونکہ وہ منہ اندھیرے چلے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے جھیل نندن سر پہنچ جائیں گے اب ان کا سفر پہاڑوں کی چڑھائی کا تھا کیوں کہ نندن سر اوپر پہاڑ کی چوٹی پر جا کر واقع تھی دو پہر تک وہ چڑھائی چڑھتے چڑھتے تھک گئے ایک جگہ انہوں نے بیٹھ کر کچھ دیر آرام کیا اور دوبارہ سفر شروع کر دیا صرف اس خیال سے کہ انہیں نندن سر پہنچتے پہنچتے رات نہ ہو جائے۔

تیسرے پہر وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچے جہاں چڑھائی ختم ہو گئی تھی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر ایک میدان شروع ہو گیا تھا جہاں اونچے نیچے بے شمار ٹیلے تھے اور کہیں کہیں کچھ اوپر پہاڑوں پر برف جمی ہوئی تھی یہاں بے حد سردی تھی کیلاش اور عنبر نے جھولوں میں سے گرم کپڑے اور اونی ٹوپیاں نکال کر پہن لیں یہاں بڑی سرد ہوا چل رہی تھی ایک

جگہ انہیں خوبانی اور سیب کے درخت ملے یہاں انہوں نے سیب توڑ
کر کھائے ایک شفاف چشمے پر پانی پیا، ایک چرواہا اپنی سفید سفید
بھیڑوں کو چرا رہا تھا اس نے بتایا کہ جھیل نندن سر تھوڑی ہی دور رہ گئی
ہے۔
ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ جھیل نندن سر پہنچ گئے دور سے
جھیل کے آس پاس درگا دیوی اور ناگ دیوتا کے مندروں کے سنہری
کلس سنہری دھوپ میں چمک رہے تھے جھیل بہت ہی خوب صورت
تھی اور پہاڑیوں کے درمیان سبز رنگ کے نگینے کی طرح لگ رہی تھی
اس کے پانی کی سطح ساکن تھی مندروں کی طرف سیڑھیاں جھیل کے
پانی میں اُتر گئی تھیں یہاں کہیں کہیں یاتری اور پجاری نہا رہے تھے
اتنی سخت سردی میں بھی وہ پانی میں اتر کر غسل کر رہے تھے ایک پتلی
سے پگ ڈنڈی پہاڑیوں میں سے ہو کر نندن سر کے مندر کی طرف

چلی گئی تھی دونوں دوست اس پہاڑی پگ ڈنڈی پر چل پڑے۔
جھیل کنارے پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں یاتریوں کی بڑی چہل پہل تھی شام ہو رہی تھی ارد گرد جھونپڑوں اور مندروں میں تیل کے دیے اور مشعلیں روشن ہو گئی تھیں جن کا عکس جھیل میں پڑ کر جھلملا رہا تھا درگا دیوی کا مندر بہت عالی شان تھا اس کا کلس بہت بلند تھا اور اس پر سونا چڑھا ہوا تھا سامنے جھیل کے دوسرے کنارے پر ناگ دیوتا کا مندر تھا جس کے مینار پر ایک سونے کا بہت بڑا سانپ کنڈل مارے بیٹھا تھا عنبر سب سے پہلے جھیل کے کنارے پہنچا اس نے جھک کر اوک میں جھیل کا ٹھنڈا پانی پیا اور پھر اسے لکڑی کی بوتل میں بند کر کے اپنے جھولے میں رکھ لیا کیلاش نے کہا۔
یہ تم نے کس کے لئے رکھ لیا ہے۔؟ آخر اس کی اتنی جلدی کیا تھی۔؟
عنبر نے کہا۔

مجھے اس پانی سے بڑی عقیدت ہے اس میں بیماروں کے لئے

زبردست شفا ہے ہوسکتا ہے جاتی دفعہ میں بھول جاؤں اس لئے میں

نے ابھی سے اسے اپنے پاس بند کر کے رکھ لیا ہے۔

بہت خوب۔

مگر کیلاش بھائی اس وقت سب سے اہم سوال یہ ہے کہ رہنے کا

بندوست کہاں کیا جائے کیوں کہ یہ محض ایک دورات کی بات نہیں

میں کم از کم یہاں دس روز بسر کرنا چاہتا ہوں۔

کیلاش بولا۔

اس کا بھی بندوبست ہو جاتا ہے میرا خیال ہے ہمیں درگا دیوی کے

مندر میں انتظام کرنا چاہیے۔

لیکن عنبر ناگ دیوتا کے مندر میں رہائش اختیار کرنا چاہتا تھا صرف اس

لئے کہ اسے امید تھی شاید ناگ کی لاش کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ

جائے یا اسے بالکل نہیں معلوم تھا کہ اسے وہاں کون لائے گا مار یا کے بارے میں بھی اسے کچھ علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے بہر حال وہ ناگ دیوتا کے مندر میں قیام کرنا چاہتا تھا اگر اس کا جگری دوست ناگ اس کے ساتھ ہوتا تو انہیں ناگ کے مندر میں ٹھہرنے میں ذرا سی بھی پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔

اس نے کیلاش سے ناگ دیوتا کے مندر کے بارے میں کہا تو وہ بولا۔

ارے بھائی اس مندر کا نام نہ لینا۔ وہ تو بڑا پر اسرار اور خطرناک مندر ہے راتوں کو سنا ہے وہاں بڑے بڑے اژدہا پہرہ دیتے ہیں اور کوئی اجنبی نظر آ جائے تو اسے پھونک مار کر جلا ڈالتے ہیں۔

عنبر نے کہا۔

مگر ہم تو اجازت لے کر وہاں ٹھہریں گے پھر اژدہا ہمیں کیوں تنگ کرنے لگے۔؟

کیلاش بولا۔

اجازت تو ہم انسانوں سے لیں گے اژدہا سے تھوڑی لیں گے۔؟

اژدہا پھر اژدہا ہوتے ہیں کوئی انسان تو نہیں ہوتے اس نے جہاں دیکھا کہ دو اجنبی مندر کے اندر بیٹھے آرام کر رہے ہیں فوراً ہمیں آ کر ڈس لیں گے۔

عنبر کہنے لگا۔

یار کیلاش پھر تم نے بزدلی کی باتیں شروع کر دیں تم مجھے وہاں لے چلو باقی کام میں خود سنبھال لوں گا یہ بتاؤ کہ وہاں تمہاری کسی سے واقفیت ہے۔؟

کیلاش نے دماغ پر زور دے کر کہا۔

ہاں۔ وہاں میرا ایک چوکیدار واقف ہے۔

عنبر نے ہنس کر کہا۔

بھئی کمال ہے تم ایک چوراور وہ ایک چوکیدار............ پھر تمہاری اس سے دوستی کیسے ہوگئی۔؟

کیلاش کھسیانا سا ہو کر کہنے لگا۔

بھائی کیا بتاؤں وہ چوری کرنے میں میری مدد کیا کرتا تھا جب اس بستی کے لوگ سو جاتے تھے تو وہ آکر بتا دیا کرتا تھا اور میں گھروں میں ڈاکے ڈالا کرتا تھا صبح کو وہ مجھ سے اپنی پتی لے لیا کرتا تھا بہر حال اس کے پاس چلتے ہیں وہ ضرور ناگ مندر میں تمہارا بندوبست کر دے گا۔

کیا مطلب۔؟ یعنی تم وہاں میرے ساتھ قیام نہیں کرو گے۔؟

کیلاش کہنے لگا۔

بھائی تمہیں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ میں سانپوں سے بڑا ڈرتا ہوں جس جگہ سانپ ہوں وہاں میں ایک پل کے لئے نہیں ٹھہر سکتا اور اس مندر میں تو بڑے بڑے ناگ اور اژدہا ہیں میں اس چوکیدار

کے جھونپڑے میں رہ لوں گا اس کا جھونپڑا جھیل کے شروع کی بستی

میں ہے تم فکر نہ کرو میں سارا دن تمہارے ساتھ ہوا کروں گا شام کو

جب تم مندر میں جانے لگو گے تو میں تم سے الگ ہو جایا کروں گا۔

جیسے تمہاری مرضی۔

عنبر کو معلوم تھا کہ کیلاش ڈرپوک ہے اور وہ کسی حالت میں بھی ایسے

مندر میں نہیں رہے گا جہاں ناگ رینگ رہے ہوں اس نے کیلاش کو

چوکیدار کے ہاں ٹھہرنے کی اجازت دے دی اور خود اس سے مندر

میں ٹھہرنے کی اجازت لینے مندر کی طرف چل پڑا چوکیدار نے دور

ہی سے کیلاش کو پہچان لیا دونوں ایک دوسرے سے گلے لگ کر ملے

انہوں نے راز داری میں ایک دوسرے سے دو چار لمحے بات چیت کی

اور پھر کیلاش نے عنبر کا اس سے تعارف کرایا اور کہا کہ عنبر اس کا بھائی

ہے چوکیدار نے ہنس کر پوچھا۔

کیا یہ بھی چوری کرتا ہے۔؟

کیلاش نے کہا۔

نہیں یہ بڑا شریف ہے یہ جھیل نندن سر کی یاترا کو آیا ہے اور اس مندر میں ٹھہرنا چاہتا ہے۔

چوکیدار پہلے ہچکچایا پھر کیلاش کے انعام کا لالچ دینے پر راضی ہو گیا کیلاش سانپوں کے ڈر کے مارے مندر کے اندر نہ گیا بلکہ باہر ہی سے رخصت ہو گیا عنبر چوکیدار کے ساتھ مندر میں داخل ہو گیا مندر میں جگہ جگہ سانپ چل پھر رہے تھے ان میں بعض سانپوں نے اپنے پھن پھیلا رکھے تھے۔

شاہی قیدی

ایک سانپ نے اپنا پھن پھیلا کر عنبر کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا۔ سانپ کی آنکھیں سرخ تھیں اور اس کی دوشاخہ زبان بار بار باہر نکل رہی تھی عنبر کو بے اختیار اپنا دوست ناگ یاد آ گیا اس کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو یقیناً سانپ کی آنکھوں کے آگے مست ہو کر کھڑا ہو جاتا لیکن عنبر پر سانپ کی سرخ آنکھوں کا کوئی اثر نہ ہوا وہ چوکیدار کے ساتھ ڈیوڑھی سے نکل کر مندر کے صحن میں آ گیا مندر کے صحن میں سنگ مرمر کا فرش لگا ہوا تھا ایک لمبا سا سبز رنگ کا سانپ رینگتا ہوا بڑے دروازے کی طرف جا رہا تھا سانپ بھی عنبر کو دیکھ کر ایک طرف ہو گیا

اس تبدیلی کو چوکیدار نے بھی محسوس کیا وہ اسے لے کر ایک کوٹھڑی کے اندر آ گیا۔

یہ کوٹھڑی تمہاری ہے تم اس کے اندر جتنی دیر تک چاہو رہ سکتے ہو لیکن شرط صرف یہ ہے کہ کسی پجاری یا بڑے کاہن پر یہ ظاہر نہیں ہونے دینا کہ تم یاتری ہو کوئی پوچھے تو یہی کہنا ہے کہ تم چوکیدار کے چھوٹے بھائی ہو کیونکہ یاتریوں کو اس مندر میں ایک روز سے زیادہ قیام کی اجازت نہیں ہے۔

میں کسی سے بات نہیں کروں گا۔ تم فکر نہ کرو۔

چوکیدار نے عنبر کے قریب منہ لا کر کہا۔

اس کے عوض اگر تم چاہو تو مجھے جاتے ہوئے سونے کے چند سکے پیش کر سکتے ہو تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ان دنوں گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا ہے۔

عنبر نے کہا۔
گھبراؤ نہیں جاتے ہوئے تمہیں کوئی نہ کوئی ایسی شے ضرور دیتا جاؤں
گا کہ تم ساری زندگی مجھے دعائیں دیتے رہو گے۔
چوکیدار نے عنبر کو کچھ شبے کی نظر سے دیکھا جیسے وہ اس سے مذاق کر رہا
ہو اور چپکے سے کوٹھڑی سے باہر نکل گیا عنبر نے اب کوٹھڑی کا جائزہ لیا
ایک ایک شے کو غور سے دیکھا کونے میں موم بتی کی مشعل جل رہی تھی
اس کی ہلکی ہلکی روشنی میں دیواروں پر بنی ہوئی سانپوں کی تصویریں اور
ابھرے ہوئے مجسمے صاف نظر آرہے تھے۔ عنبر سارے دن کے سفر کا
تھکا ہوا تھا وہ چارپائی پر لیٹتے ہی سو گیا۔
دوسری طرف کیلاش نے چوکیدار کی جھونپڑی میں جا کر ڈیرا جما لیا
چوکیدار نے رات کو گھر آ کر عنبر کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس
نے یہی بتایا کہ وہ بڑی خفیہ طاقتوں کا مالک ہے اور اس پر کوئی بھی

زہر یا تلوار اثر نہیں کرتی چوکیدار بڑا حیران ہوا اسے یقین نہ آیا بہر حال دونوں رات کو اسی موضوع پر باتیں کرتے کرتے سو گئے۔

درگا دیوی کے مندر میں روشنیاں بجھنے لگیں۔

قزاق جو درگا دیوی کا سونے کا بت چوری کرنے آیا تھا مندر کی پچھلی دیوار کے سائے میں آکر لیٹ گیا اور انتظار کرنے لگا کہ آدھی رات کے بعد ساری روشنیاں گل ہوں تو وہ ڈاکہ ڈالے آدھی رات گزر گئی تو مندر کی قریباً ساری روشنیاں بجھا دی گئیں صرف مندر کے کلس پر اور اندر مورتیوں کے پاس مشعلیں جلتی رہیں پجاری عبادت کرتے سو گئے اس وقت قزاق چپکے سے اٹھا اس نے مندر کی پرانی دیوار پر کمند پھینکی اور دیوار کے اوپر چڑھ کر مندر کی چاردیواری کے اندر کود گیا یہاں سے ایک برآمدہ اوپر والے برآمدے میں چلا گیا تھا وہاں سے ہو کر قزاق ایک دروازے کو کھول کر تہہ خانے میں اترنے لگا تھا کہ

ایک پجاری نے اس کا راستہ روک لیا یہ وقت بڑا نازک تھا قزاق نے
آؤ دیکھا نہ تاؤ خنجر نکال کر پجاری کے پیٹ میں گھونپ دیا اور ساتھ
ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا تا کہ اس کی چیخ کی آواز نہ نکل سکے
موٹا پجاری آواز نکالے بغیر دھڑام سے فرش پر گر پڑا اور پھر نہ اٹھ
سکا۔

تہہ خانے میں اتر کر قزاق ایک خفیہ راستے کے ذریعے اس ہال کمرے
میں آ گیا جہاں درگا دیوی کا سونے کا چھوٹا سا سونے کا بت چبوترے
پر رکھا تھا یہاں ایک مشعل جل رہی تھی ایک اور پجاری دوزانو بیٹھا سر
جھکائے پوجا کر رہا تھا قزاق ستون کی آڑ میں کھڑا انتظار کرتا رہا کہ
پجاری وہاں سے جائے تو وہ آگے بڑھ کر مورتی کو اٹھا لے مگر پجاری
نے پوجا کو لمبا کر دیا اتنے میں قزاق کو چھینک آ گئی اس نے اپنی
چھینک کو بہت روکا مگر نہ روک سکا چھینک کی آواز سن کر پجاری چونکا وہ

اٹھ کر اس طرف آیا جدھر سے آواز آئی تھی۔

قزاق اپنی جگہ پر جم کر رہ گیا پجاری ستون کے پاس آیا تو قزاق سے اس کی آنکھیں چار ہو گئیں پجاری نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

کون ہو تم؟ یہاں آدھی رات کو کیا کر رہے ہو۔؟

قزاق نے جواب دینے کی بجائے آگے بڑھ کر پجاری کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے زمین پر گرا دیا اور دوسرے ہاتھ سے خنجر اس کی گردن پر پھیر کر اس کی شاہ رگ کاٹ کر رکھ دی خون کا فوارہ اچھل پڑا قزاق اچھل کر پرے ہٹ گیا پجاری کی لاش تڑپنے لگی قزاق نے جلدی سے چبوترے پر رکھی ہوئی درگا دیوی کی سونے کی مورتی اٹھائی اور اندھیرے میں گم ہو گیا۔

اُدھر آدھی رات کو عنبر اٹھ کھڑا ہوا اس کی جاگ کھل گئی تھی اس نے سوچا کہ اسے ابھی جا کر جھیل نندن سر کا پانی بوتل میں لے آنا چاہیے دل

میں اس کے ایک خیال یہ بھی تھا کہ ہو سکتا ہے آدھی رات کو اس کی ملاقات کسی ایسے سانپ سے ہو جائے جو اسے ناگ کے بارے میں کچھ بتا سکے وہ کوٹھڑی میں سے نکل کر جھیل تندن سر کے کنارے پہنچ گیا جھیل کی سطح رات کے اندھیرے میں پرسکون تھی۔

ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی عنبر نے جھیل کے پانی سے لکڑی کی بوتل بھر کر اس کا منہ بند کیا اور جھولے میں رکھ لی ٹھیک اس وقت درگا دیوی کے مندر سے قزاق درگا دیوی کی سونے کی مورتی چوری کر کے باہر کو بھاگا تو ڈیوڑھی میں پہریداروں نے اسے بھاگتے دیکھ لیا انہوں نے آواز دے کر اسے روکنا چاہا تو قزاق اور تیز تیز دوڑنے لگا انہیں شک ہوا وہ اس کے پیچھے بھاگنے لگے قزاق جھیل کی طرف آ گیا جب اس نے دیکھا کہ اس کے پیچھے بہت سے لوگ لگ گئے ہیں تو وہ گھبرا گیا اس نے جیب میں سے سونے کی مورتی

نکال کر جھیل کنارے پھینک دی اور ایک طرف اندھیرے میں گم ہو گیا اس وقت عنبر پانی لے کر واپس ناگ مندر کی طرف آ رہا تھا اس کی نظر زمین پر پڑی ہوئی سونے کی مورتی پر پڑی۔

عنبر نے جھک کر مورتی اٹھا لی ابھی وہ اسے غور سے دیکھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ اسے پہریداروں نے آ لیا اس کے ہاتھ سے سونے کی مورتی چھین لی اور اسے رسیوں سے جکڑ کر واپس درگا دیوی کے مندر میں لے آئے وہاں ہر طرف شور مچ گیا تھا کہ چور دو پجاریوں کو قتل کر کے سونے کی مورتی اٹھا کر بھاگ گیا ہے جب انہوں نے عنبر کو رسیوں میں جکڑے ہوئے دیکھا تو پجاری اس پر ٹوٹ پڑے لاتوں اور گھونسوں کی بارش شروع کر دی آخر بڑے پجاری نے آ کر انہیں روکا اور عنبر کو تہہ خانے میں بند کر دیا اس تہہ خانے کے منہ پر بھاری پتھر رکھا تھا اور وہاں کوئی کھڑکی دروازہ یا روشن دان نہیں تھا۔

دوسرے روز ساری بستی میں یہ خبر عام ہوگئی کہ رات پہریداروں نے ایک چور کو پکڑا ہے جو درگا دیوی کی سونے کی مورتی چرا کر بھاگ رہا تھا اس سے پہلے بھی مندر میں سونے کی مورتیاں چوری ہوا کرتی تھیں لوگ بڑے خوش ہوئے کہ آخر کار چور پکڑ لیا گیا انہوں نے بڑے پجاری سے مطالبہ کیا کہ چور کو سر عام بستی کے چوک میں آگ میں ڈال کر ہلاک کر دیا جائے۔

کیلاش عنبر کی کوٹھڑی میں آیا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا چوکیدار نے اسے بتایا کہ اس کا دوست تو ایک نامی گرامی چور نکلا کیلاش کو بڑی حیرانی ہوئی کہ عنبر کو چوری کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔ اس نے چوکیدار سے کہا۔

تم لوگوں کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی، میرا دوست چور نہیں ہے اسے چوری کرنے کی کیا ضرورت تھی۔؟

چوکیدار بولا۔

ضرورت نہیں تھی تو پھر اس نے سونے کی درگا دیوی کی مورتی کیوں چوری کی۔

اب تو کیلاش بہت ہی حیران ہوا اچانک اسے اس قزاق کا خیال آگیا جس کا ساتھی عنبر کے ہاتھوں قتل ہوا تھا اور جو درگا دیوی کی مورتی چرانے وہاں سے بھاگا تھا اس نے چوکیدار کو لاکھ سمجھانے کی کوشش کی کہ اصل چور اس کا دوست نہیں بلکہ ایک اور ڈاکو ہے جو محض اسی نیت سے اسی بستی میں داخل ہوا تھا لیکن بھلا اس کی بات پر کون اعتبار کر سکتا تھا تنگ آ کر اس نے چوکیدار سے کہا۔

سنو۔ تمہارا میرا برسوں کا دوستانہ رہا ہے میں نے تمہارے لئے آج تک بہت کچھ کیا ہے تم سب باتوں کو چھوڑو یہ بتاؤ تم میرے لئے ایک کام کر سکتے ہو۔؟

چوکیدار نے پوچھا۔

وہ کیا۔؟

کیا تم کسی طرح میری ملاقات میرے دوست عنبر سے کرا سکتے ہو۔؟

یہ بہت مشکل ہے وہ درگا مندر کے شاہی پجاریوں کا مجرم ہے وہ تو کسی ایسے زمین دوز تہہ خانے میں قید ہوگا جہاں چڑیا پر نہیں مار سکتی ہوگی پھر بھلا میں تمہیں وہاں تک کیسے لے جا سکتا ہوں؟ وہاں تک تو میں خود بھی نہیں جا سکتا۔

کیلاش نے کہا۔

کچھ بھی ہو دوست آج میری دوستی کا حق ادا کرو اور مجھے میرے دوست سے ملوا دو۔ میں تمہارا احسان عمر بھر نہ بھولوں گا۔

چوکیدار گہری سوچ میں پڑ گیا پھر سر ہلا کر بولا۔

میں کوشش کروں گا۔

کوشش نہیں دوست..........مجھ سے وعدہ کرو۔

اچھا.........میں وعدہ کرتا ہوں۔

میں کس وقت تیار ہوں۔؟

آج دوپہر تمہیں بتاؤں گا۔

چوکیدار یہ معلوم کرنے کے لئے درگا دیوی کے مندر میں چلا گیا کہ عنبر کو پجاریوں نے شاہی قیدی کی حیثیت سے کس جگہ قید کر رکھا ہے عنبر خود بڑا پریشان تھا کہ یہ کیا بیٹھے بٹھائے اس پر مصیبت آن پڑی اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے مگر خواہ مخواہ وہ ایک تنگ و تاریک سیل زدہ تہہ خانے میں لا کر بند کر دیا گیا تھا جب کہ اسے باہر رہ کر اپنے دوست ناگ کا انتظار کرنا تھا اور یہ دیکھنا تھا کہ کہیں اس کی بہن ماریا وہاں نہ آن نکلے۔

لیکن اب تو وہ تہہ خانے میں بند کر دیا گیا تھا اب اسے دنیا کی کوئی

طاقت وہاں سے باہر نہیں نکال سکتی تھی باہر نکلنے کے لیے عنبر بہرام جن کی مدد لینا نہیں چاہتا تھا اس کی وجہ وہی تھی کہ کہیں وہ تنگ آ کر بھاگ نہ جائے یا اگر بھاگے نہ تو اس کے خلاف ہی نہ ہو جائے کیونکہ جن کبھی کبھی مزاج خراب ہونے سے اپنے مالک کے خلاف بھی بغاوت کر دیا کرتے ہیں وہ خاموشی سے کوٹھڑی کے پتھروں پر بیٹھ گیا یہاں بے حد سردی تھی پجاریوں نے اس سے جھیل کے پانی والا تھیلا اور گرم پوستین بھی چھین لی تھی اگر وہ ایک عام انسان ہوتا تو بہت جلدی سردی سے ٹھٹھر کر مر جاتا لیکن چونکہ اس کے جسم پر موسموں کا اثر بہت کم ہوتا تھا اس لئے وہ زندہ رہا اسے سردی کا احساس بہت کم ہوا۔

دوسرے پہر چوکیدار نے کیلاش کو آ کر بتایا کہ عنبر مندر کے سب سے پرانے اور خطرناک تہہ خانے میں قید ہے اور وہاں کوئی نہیں جا سکتا کیلاش نے چوکیدار کی ایک بار پھر منت سماجت شروع کر دی کہ اسے

کسی نہ کسی طرح سے عنبر سے ملایا جائے عادت کے مطابق پہلے تو وہ انکار کرتا رہا پھر وہ مان گیا اور بولا۔

مگر میں ایک شرط پر تمہیں تمہارے دوست سے ملاؤں گا کہ کسی حالت میں بھی میرا نام زبان پر نہیں لانا ہوگا۔

چوکیدار کی اس شرط پر کیلاش نے قسم کھا کر وعدہ کیا کہ وہ کسی سے کسی حالت میں بھی اس کا ذکر نہیں کرے گا چوکیدار نے کہا۔

آج رات تیار رہنا میں تمہیں تمہارے دوست کے پاس لے چلوں گا۔

آدھی رات سے کچھ پہلے چوکیدار کیلاش کے پاس آیا اور اسے ایک سیاہ لبادہ اوڑھا کر اپنے ساتھ لے کر درگا دیوی کے مندر کی طرف چل پڑا مندر میں ہر کوئی اسے جانتا تھا اس نے سب سے یہی کہا کہ تبت سے اس کا چھوٹا بھائی کیلاش اس سے ملنے آیا ہے اس لئے وہ

اسے درگا دیوی کا مندر دکھا رہا ہے۔

چوکیدار کیلاش کو لے کر ایک خفیہ راستے کے ذریعے اس راہداری میں لے آیا جو عنبر کے قید خانے کو چلی جاتی تھی خدا جانے چوکیدار نے پہریداروں کو کیا سبز باغ دکھائے تھے کہ انہوں نے کیلاش پر سارے راستے کھول دیے۔

تھوڑی دیر بعد کیلاش عنبر کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا عنبر نے جب سارا اصل قصہ کیلاش کو سنایا تو وہ بولا۔

میرا اپنا بھی یہی خیال تھا کہ یہ کام سوائے اس قزاق کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا مگر وہ کیسا بے وقوف ڈاکو تھا کہ سونے کی مورتی جھیل کے کنارے پھینک کر بھاگ گیا۔

اس کا خیال تھا کہ اس طرح میں بچ جاؤں گا۔

کیلاش نے فکر مند ہو کر پوچھا۔

مگر اب کیا ہوگا، تمہیں یہاں سے کس طرح آزاد کرایا جائے۔؟

عنبر نے کہا۔

اس کی ایک ہی صورت ہے کہ کسی طرح پہریداروں کو رشوت دی

جائے اور چابیاں تالے توڑ کر یہاں سے فرار ہوا جائے۔

میں پوری کوشش کروں گا۔

اتنے میں چوکیدار نے آکر اسے کہا جلدی کرو، زیادہ دیر وہاں ٹھہرنا

مناسب نہیں کیلاش عنبر کو تسلی دے کر چوکیدار کے ساتھ تہہ خانے سے

باہر نکل آیا وہ اس کے جھونپڑے میں جا کر اسے صبح تک ستاتا رہا کہ

کسی طرح وہ بھاری رقم لے کر عنبر کو وہاں سے بھگانے میں مدد کرے

مگر چوکیدار نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ وہ جتنا کچھ کرسکتا تھا اس

نے کر دیا ہے اب وہ شاہی قیدی کو بھگا کر راجہ سے اپنی کھال نہیں

کھنچوانا چاہتا راجہ کا نظام اییا زبردست تھا کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

تھا کہ اصل مجرم کا پتہ نہ چلایا جا سکے۔

الٹا لٹکا دو

کیلاش چور نے آخر چوکیدار کو راضی کر لیا۔

خدا جانے اس نے چوکیدار کو کیا رشوت دی کیا سبز باغ دکھائے کہ وہ عنبر کو تہہ خانے سے بھگانے پر تیار ہو گیا کیلاش نے چوکیدار ہی کے ذریعے عنبر کو یہ پیغام پہنچا دیا کہ وہ آدھی رات کو تیار رہے عنبر اس لئے خوش ہوا کہ اس تہہ خانے کی بک بک جھک جھک سے چھٹکارا ملے گا

اور وہ اپنے دوست ناگ اور بہن ماریا کو تلاش کر سکے گا ورنہ ایک نہ ایک دن تو اسے وہاں سے نکلنا ہی تھا آگ میں تو وہ لوگ اسے جلا ہی نہیں سکتے تھے طے یہ پایا کہ اس رات کو چوکیدار کسی نہ کسی طرح اپنا پہرہ تہہ خانے کے باہر لگوائے گا اور یوں وہ عنبر کو پجاری کے بھیس میں کیلاش کے ساتھ وہاں سے بھگا دے گا۔

عنبر کو بعد میں پتہ چلا کہ کیلاش نے چوکیدار سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس خدمت کے عوض عنبر سے وہ دوائی لے دے گا جسے کھا کر وہ بھی ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے گا اور اس پر بھی آگ اور تلوار کا وار کوئی اثر نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ آدھی رات کو چوکیدار تہہ خانے میں عنبر کے پاس آ گیا اس کے کندھے پر پجاری کا لباس تھا اس نے وہ لباس عنبر کو دیا اور کہا۔

اسے فوراً پہن کر باہر آ جاؤ۔

عنبر نے جلدی سے پجاریوں کا لباس پہن لیا چوکیدار نے پتھر ہٹا دیا
عنبر تہہ خانے سے باہر آ گیا چوکیدار اسے ساتھ لے کر مندر کے پچھلے
دروازے پر آ گیا یہاں کیلاش تیار کھڑا تھا ابھی عنبر نے دروازے سے
باہر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک چاروں طرف سے انہیں راجہ کے
سپاہیوں نے گھیر لیا ان کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں تھیں اور وہ خونخوار
نگاہوں سے بھاگنے والے مجرم اور مدد کرنے والے چوکیدار اور کیلاش
کو دیکھ رہے تھے سپہ سالار نے غضبناک آواز میں کہا۔
ان تینوں کو گرفتار کر کے راجہ کے حضور پیش کرو۔
سپاہی آگے بڑھے۔ انہوں نے عنبر کیلاش اور چوکیدار کو زنجیروں میں
جکڑ لیا اور ہنٹر مارتے ہوئے شاہی محل کی طرف لے گئے یہ کسی کو نہ
پتہ چل سکا کہ اس فرار کے بارے میں کس نے راجہ کے سپاہیوں کا
اطلاع کر دی تھی بہر حال اب وہ گرفتار ہو گئے تھے ان کا بڑا بھیا تک

انجام تھا راجہ کے دربار میں ان کو پیش کیا گیا راجہ نے اسی وقت کوئی بات سنے بغیر حکم دیا کہ ان تینوں کو پورن ماشی کی رات کو درگا دیوی کے مندر کے سامنے والے میدان میں زمین میں گاڑ کر ان کی گردنیں قلم کر دی جائیں۔

کیلاش اور چوکیدار تو تھر تھر کانپنے لگے عنبر خاموش رہا سپاہی ان تینوں کو زنجیروں میں جکڑے شاہی قلعے میں لے گئے جہاں انہیں الگ الگ تہہ خانے میں ڈال دیا گیا یہ بیٹھے بیٹھائے ان پر عجیب مصیبت پڑ گئی تھی کیلاش کا تو برا حال تھا بے چارا بار بار پچھتا رہا تھا کہ اس نے عنبر کو بھگا کر لے جانے کا خیال ہی کیوں کیا؟ جب کہ اسے تو کوئی مار ہی نہ سکتا تھا دوسری طرف چوکیدار کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا جس نے لالچ میں آ کر اپنی جان سے ہاتھ دھویا اور اب موت کا انتظار کر رہا تھا پورن ماشی یعنی پورے چاند کی رات کو ابھی چار پانچ دن پڑے تھے

لیکن اب انہیں کوئی نہ بچا سکتا تھا۔

اب ذرا ماریا کی بھی خبر لیں کہ وہ بے چاری کس حال میں ہے ماریا کا دبری کے ساتھ کسان قزاق کو ٹھکانے لگانے کے بعد گھوڑے پر سوار جھیل نندن سر کی طرف سفر کر رہی ہے ناگ کی لاش کی صندوقچی اس کے پاس محفوظ رکھی ہے کا دبری بھی گھوڑے پر سوار ماریا کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی ہے ماریا گھوڑے سمیت غائب ہے اور کسی کو دکھائی نہیں دے رہی چلتے چلتے وہ شام کو اسی بوڑھے کی جھونپڑی کے باہر پہنچیں جس کے بیٹے کو عنبر کی دوائی نے تندرست کیا تھا اور جہاں جادوگر سے عنبر کا مقابلہ ہوا وہ جادوگر اس وقت بھی بوڑھے لکڑ ہارے کی جھونپڑی میں موجود تھا اور اس سے اپنی رقم کا مطالبہ کر رہا تھا ماریا نے کا دبری کو گھوڑے سمیت درختوں کے پاس چھوڑا اور خود یہ معلوم کرنے جھونپڑی کی طرف آ گئی کہ یہاں کون رہتا ہے اور کیا ان

دونوں کو وہاں کھانے کے علاوہ رات بسر کرنے کو تھوڑی سی جگہ مل سکتی ہے۔؟

ماریا گھوڑے پر سوار نہیں تھی وہ غائب حالت میں تھی اور کسی کو دکھائی نہیں دے رہی تھی وہ جھونپڑی کی کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے اندر جھانک کر دیکھا کہ ایک گنجا سیاہ رو جادوگر حکیم بوڑھے لکڑ ہارے اور اس کی بیوی سے سخت تلخ کلامی کر رہا ہے اور اس کا بیٹا بے چارہ سہما بیٹھا ہے جادوگر کہہ رہا تھا۔

اگر تم نے میری وہ رقم نہ دی جو تم نے چھین لی تھی تو میں ابھی تمہارے بچے کو اپنے کالے علم سے جلا کر بھسم کر دوں گا۔

بوڑھا باپ اس کی منت سماجت کرنے لگا۔

گورو جی، معاف کر دو، ہمارے بیٹے کی جان نہ لو وہ رقم اس وقت میرے پاس نہیں میں نے دو بیل منگوا کر ناگ مندر میں قربانی کر دی

تھی اگلے موسم میں میں آپ کے سارے پیسے پائی پائی کر کے ادا کر دوں گا۔

مگر جادوگر تو ہوا کے گھوڑے پر سوار تھا اس نے بچے کو چھین کر اپنی ران تلے دبا لیا اور کہا۔

اگر بڈھے تم نے میری رقم ابھی نہ دی تو میں اپنے جن بلوا کر تمہارے بچے کی ابھی جان نکلوا دوں گا بول دیتا ہے پیسے یا نہیں۔؟

بچے کی ماں اور باپ دونوں گنجے موٹے جادوگر کے قدموں پر گر پڑے اور اس کے پیر پکڑ کر اپنے بچے کی جان بخشی کے لئے رو رو کر التجائیں کرنے لگے مگر سنگدل جادوگر کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ اسی طرح اپنی ضد پر اڑا رہا اور بار بار یہی کہتا رہا کہ اگر رقم نہ ملی تو وہ بچے کا سارا خون جن بھوتوں کو پلا دے گا۔

ماریا نے یہ منظر دیکھا تو اسے جادوگر پر سخت طیش آیا اور بچے کے ماں

باپ پر بے حد رحم آیا اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس نقلی اور پتھر دل ظالم جادوگر کو اس کے بڑے بول کا ضرور مزا چکھائے گی۔

وہ چپکے سے کھڑکی میں سے کوٹھڑی کے اندر کود گئی اس کے اندر جانے کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اس لئے کہ وہ تو غائب تھی پھر بھلا کسی کو کیسے اس کی موجودگی کی خبر ہو سکتی تھی جادوگر نے معصوم بچے کو ابھی تک اپنی بھاری بھرکم ران کے نیچے دبا رکھا تھا بے چارے بچے کا دم گھٹتا جا رہا تھا۔

ماریا جادوگر کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک زوردار دو ہتڑ جادوگر کے کندھے پر دے ماری جادوگر الٹ کر دور جا گرا اور بچہ اس کی ران سے نکل کر آزاد ہو گیا جادوگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے ایک زبردست تھپڑ بچے کے گال پر جڑ دیا۔

گستاخ تمہاری یہ جرأت کہ مجھے دھکا دو۔

اس کا خیال تھا کہ اس کو بچے نے دھکا دیا ہے حالانکہ وہ بیچارہ اس کی ٹانگوں میں دبا ہوا تھا بچہ درد سے بلبلا اٹھا ماریا کو غصہ چڑھ گیا اس نے اسی زور سے ایک طمانچہ جادوگر کے موٹے پھولے ہوئے گال پر جڑ دیا چٹاخ کی آواز پیدا ہوئی اور جادوگر چکرا گیا اس نے بچے کو ایک زوردار لات ماری وہ یہ سمجھا کہ یہ طمانچہ بھی بچے نے ہی اچھل کر مارا ہے۔

لات کھا کر بچہ اپنے باپ کے قدموں میں جا گرا اور درد سے تڑپنے لگا ماریا نے اسی طرح ایک زوردار لات جادوگر کے پھولے ہوئے پیٹ پر دے ماری جادوگر پیٹ پکڑ کر بیٹھ گیا اور ہائے ہائے کرنے لگا بوڑھا لکڑہارا اور اس کی بیوی بھی حیران تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کون جادوگر کو طمانچے اور لاتیں مار رہا ہے مگر ان بے چاروں کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا آخر ماریا نے بارعب آواز میں کہا۔

سن اے جادوگر میں تیری موت بن کر یہاں آئی ہوں میں درگا دیوی ہوں تم نے اس معصوم بچے پر جو ظلم کیا ہے اس کے لئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں جان سے نہ ماروں تو خود ہی اپنے پاؤں میں رسی باندھ کر باہر کے درخت پر الٹے لٹک جاؤ۔

جادوگر تھر تھر کانپنے لگا بوڑھا لکڑ ہارا اور اس کی بیوی بھی سہم کر ایک طرف کھڑے ہو گئے انہیں عورت کی آواز آ رہی تھی مگر عورت کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی جادوگر زمین پر گر اپڑا۔

معافی درگا دیوی معافی مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو میں آئندہ کبھی ایسا ظلم نہیں کروں گا۔

ماریا نے کہا۔

لیکن جو ظلم تم کر چکے ہو اس کی سزا تمہیں مل کر رہے گی۔

جادوگر سجدے میں گر پڑا۔

معاف کردو دیوی، معاف کردو۔

ماریا نے گرج کر کہا۔

ہرگز نہیں ابھی اٹھ کر باہر چلو یہاں سے رسی پکڑو اور اپنے پیروں میں باندھ کر درخت پر اُلٹے لٹک جاؤ میں تم کو حکم دیتی ہوں اگر تم نے ذرا سی اور دیر کر دی تو میں ترشول مار کر تمہاری گردن تن سے جدا کر دوں گی۔

موٹا جادوگر کانپتا ہوا اٹھا کونے سے رسی لے کر باہر درخت کے نیچے آگیا پھر وہ درخت کے اوپر چڑھ گیا ایک شاخ پر بیٹھ کر اس نے پہلے رسی اپنے پاؤں میں باندھی اور پھر الٹا لٹک گیا وہ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی موٹا تازہ ریچھ درخت پر الٹا لٹکا دیا گیا ہو ماریا جھونپڑے کے اندر آگئی بوڑھا لکڑ ہارا اور اس کی بیوی اور بچہ ایک دیوار سے لگے

کھڑے تھے یہ عجیب وغریب تماشا اپنی حیران آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جھونپڑے کے اندر جا کر ماریا نے نرم اور میٹھی آواز میں کہا۔

اے نیک دل بابا، اپنے بچے کے ساتھ تم یہاں خوش وخرم رہو اور کبھی اس جادوگر کی طرف سے خوف مت کھانا اب یہ زندگی بھر تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

بچے کی ماں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

اے درگا دیوی۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ہم غریبوں کے گھر پر آئیں اور آپ نے ہمارے بچے کی جان بچائی ہم آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہوگا۔

ماریا نے کہا۔

یہ میرا فرض تھا کہ ایک غریب مزدور کی مدد کرتی اور ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دیتی۔

بوڑھے نے عرض کی۔

اے عظیم درگا ماتا، اس ظالم جادوگر کو اپنے ظلم کی کافی سزا مل چکی ہے

اسے اب معاف کر دیں۔

ماریا نے کہا۔

میں اسے کبھی معاف نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اگر آپ لوگوں کی یہی

رائے ہے تو میں اسے معاف کرتی ہوں جاؤ جا کر اس کی رسی کاٹ

دو۔

بوڑھا لکڑہارا درانتی لے کر باہر گیا درخت پر چڑھ کر اس نے جادوگر کی

رسی کاٹ دی وہ دھڑام سے نیچے گر پڑا ماریا نے کھڑکی میں کھڑے ہو

کر آواز دی۔

اس نیک بوڑھے کی سفارش پر میں تمہیں چھوڑ رہی ہوں

.........یہاں سے بھاگ جا اگر پھر کبھی تم نے ادھر کا رخ کیا تو میں

تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی..............دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے......

جادوگر نے ہاتھ جوڑ کر سلام کیا اور ایسا بھاگا کہ مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ماریا نے بوڑھے اور اس کی بیوی سے کہا۔

سنو بابا، ہماری ایک بہن اس جنگل میں اس وقت اکیلی سفر کر رہی ہے وہ آپ کی جھونپڑی میں ابھی آئے گی اسے رات بسر کرنے کے لئے جگہ چاہیے اسے یہاں رات گزارنے دو اس کا ہم تمہیں نیک بدلہ دیں گے۔

بوڑھے اور اس کی بیوی نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

درگا ماتا، یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ کی بہن ہمارے جھونپڑے میں رات بسر کرے کاش ہم اس کی اس سے زیادہ خدمت کر سکتے۔

ماریا نے کہا۔

زیادہ خدمت کی ضرورت نہیں میں جا رہی ہوں میری بہن ابھی کوئی دم میں یہاں آ جائے گی۔

ماریا وہاں سے نکل کر سیدھی درختوں میں کادبری کے پاس آ گئی اس نے پوچھا کہ اندر کیا تماشا ہو رہا تھا اور باہر درخت پر الٹا کون لٹکا تھا ماریا نے ہنستے ہوئے کادبری کو سارا قصہ سنایا اور پھر اسے ساتھ لے کر جھونپڑی میں آ گئی کادبری کا دیکھ کر بوڑھے اور اس کی بیوی نے سر جھکا دیا۔

اے عظیم ماں کی عظیم بہن ہمارا غریب سا جھونپڑا آپ کی خدمت کے لئے ناکافی ہے کاش ہمارے پاس کوئی بہت شاندار محل ہوتا جہاں ہم آپ کی بہتر خدمت کر سکتے۔

کادبری نے کہا۔

کوئی بات نہیں بابا.......... آپ کی جھونپڑی میرے لئے کسی محل

سے کم نہیں ہے مجھے اس جھونپڑی میں رات بسر کر کے بے حد خوشی

ہو گی۔

بوڑھے کی بیوی نے جھونپڑے کے فرش پر خشک گھاس بچھا دیا

کا دبری کو کھانے کے لئے جو کی روٹی اور بکری کا دودھ دیا اس کے

ساتھ ماریا بھی کھانے پر بیٹھ گئی کسی کو خبر نہ ہو سکی کہ کا دبری اکیلی روٹی

نہیں کھا رہی بلکہ اس کے ساتھ ماریا بھی کھانا کھا رہی ہے کھانے سے

فارغ ہو کر ماریا بھی کا دبری کے ساتھ ہی گھاس پر لیٹ گئی اور پھر

دونوں سو گئیں۔

صبح ان کی آنکھ کھلی تو سورج نکل آیا تھا اور اس کی روشنی باہر پہاڑوں

اور وادی پر پھیل گئی تھی دور کنچن چنگا پہاڑیوں کی برف پوش چوٹیاں

صاف دکھائی دے رہی تھیں رخصت ہونے سے پیشتر کا دبری یوں

ہی بوڑھے اور اس کی بیوی سے باتیں کرنے لگی باتوں ہی باتوں میں

اسے معلوم ہوا کہ عنبر اپنے کسی دوست کے ساتھ وہاں آیا تھا۔

ماریانے کا دمبری کے کان میں کہا۔

بابا سے پوچھو وہ لوگ کس طرف گئے ہیں۔؟

کا دمبری کے سوال کرنے پر بوڑھے لکڑ ہارے نے بتایا کہ وہ لوگ وہاں سے جھیل نندن سر جانے کا سوچ رہے تھے اور ضرور وہ اسی طرف گئے ہیں ماریا کے اشارے پر کا دمبری نے بوڑھے سے جھیل نندن سر جانے والے راستے کی ساری معلومات حاصل کرلیں اور پھر ان کا شکریہ ادا کر کے ان سے اجازت لے کر آگے روانہ ہو گئیں

بوڑھا اور اس کی بیوی اور بچہ اس وقت تک اپنے جھونپڑے کے باہر کھڑے رہے جب تک کہ کا دمبری ان کو گھوڑے پر سوار دکھائی دیتی رہی کا دمبری کے ساتھ ساتھ درگا دیوی یعنی ماریا بھی گھوڑے پر سوار چلی جا رہی تھی مگر وہ انہیں دکھائی نہیں دیتی تھی۔

اب انہیں سارے راستے کا علم ہو گیا تھا ماریا کو یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی تھی کہ اس کا بھائی عنبر بھی جہیل نندن سر کی طرف گیا ہے اور وہاں ان دونوں کی ضرور ملاقات ہو جائے گی اسے یہ بھی امید تھی کہ وہاں ناگ کی لاش کے بارے میں بھی کوئی نہ کوئی انکشاف ضرور ہو گا اور عنبر اسے پھر سے زندہ کر لے گا ان کی یہ ملاقات کئی مہینوں کے بعد ہو رہی تھی راستے میں ماریا نے کادمبری کو اپنے بھائی عنبر کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں اور جب اس نے یہ کہا کہ عنبر پر زہر اور کسی قسم کی مہلک وار کوئی اثر نہیں کرتا اور یہ کہ وہ کبھی نہیں مرتا تو وہ بے حد حیران ہوئی اس نے کہا۔

ماریا بہن! مجھے اس کا یقین نہیں آ رہا بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان پر تلوار کا حملہ ہو اور اس پر کوئی اثر نہ ہو۔؟

ماریا نے کہا۔

پیاری بہن اگر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو سکتی ہوں تو پھر یہ معجزہ بھی ہو سکتا ہے یہ سب کچھ کسی غیبی طاقت کے ہاتھوں ہو رہا ہے اس میں ہماری کوشش جادو یا کسی عمل کا کوئی دخل نہیں ہے۔

دوپہر کے بعد وہ کنچن چنگا کی وادی میں پہنچ گئے یہاں کچھ وقت آرام کرنے کے بعد وہ جھیل نندن سر کی طرف چل پڑیں ابھی رات نہیں ہوئی تھی کہ وہ جھیل نندن سر پہنچ گئیں جھیل نندن سر کے لوگوں نے دیکھا کہ ایک سنہری بالوں والی لڑکی گھوڑے پر سوار بازار میں سے گزر رہی ہے انہیں ماریا دکھائی نہ دی جو اس کے ساتھ ہی ساتھ گھوڑے پر سوار چل رہی تھی وہ دونوں کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھیں جہاں وہ قیام کر سکیں۔

کیلاش کا اغوا

انہیں جھیل کے بائیں جانب ایک مندر دکھائی دیا۔

ماریا نے کادمبری سے کہا کہ اس مندر کی طرف چلا جائے شاید وہاں اسے رہنے کے لئے جگہ مل جائے کادمبری نے گھوڑے کا رخ مندر کی طرف کر دیا۔ یہ درگا دیوی کا مندر تھا دروازے پر ایک عورت جو شکل و صورت سے پجارن معلوم ہوتی تھی تلسی کے پودے کو پانی دے رہی تھی اس عورت نے گیروے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے مندر کے دروازے پر دونوں جانب مشعلیں جل رہی تھیں ماریا نے

کادمبری سے کہا کہ اس عورت سے بات کرو کادمبری گھوڑے سے اتر

کر اس پجارن کے پاس آئی اور کہا کہ وہ بڑی دور سے درگا دیوی کے

مندر کی زیارت کرنے آئی ہے کیا اسے وہاں ٹھہرنے کو جگہ مل جائے

گی۔؟

پجارن نے بڑے غور سے کادمبری کو دیکھا اور کہنے لگی۔

بیٹی اس مندر میں یاتریوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہوتی لیکن تم مجھے

پیاری لڑکی لگی ہو اس لئے تمہیں میں اپنے ہاں ٹھہرا لوں گی، آؤ

میرے ساتھ گھوڑے کو اُدھر درختوں میں باندھ دو۔

کادمبری گھوڑے کو لے کر درختوں میں آ گئی یہاں آ کر تھی ماریا بھی

گھوڑے سے اتر پڑی اس کے اترتے ہی گھوڑا ظاہر ہو گیا یعنی اب

وہاں ایک جگہ دو گھوڑے تھے لیکن پجارن دور تھی اس لئے اسے

گھوڑے نظر نہیں آ رہے تھے ماریا نے کادمبری سے کہا کہ وہ اس کے

ساتھ ساتھ ہی ہو گی کا دمبری پجارن کے پاس آ گئی پجارن اسے

ساتھ لے کر مندر کے اندر اپنے مکان میں لے گئی یہ ایک منزلہ مکان

مندر کے صحن میں ایک طرف بنا ہوا تھا صحن میں گائے بندھی ہوئی تھی

پجارن نے ایک تخت پر کا دمبری کے لئے دودھ اور جوار کی روٹی رکھ

دی اور کھانے کو کہا کا دمبری کے ساتھ ساتھ ماریا نے بھی تھوڑا سا

دودھ پیا اور روٹی کھائی پجارن کا دمبری کو ایک چھوٹے سے کمرے

میں لے گئی جہاں زمین پر گھاس کا بستر بچھا تھا دیوار کے ساتھ تپائی پر

موم کی شمع روشن تھی پجارن بولی۔

بیٹی تم اس کمرے میں آرام کرو یہ بتاؤ تمہارا ارادہ کتنے دن تک

ٹھہرنے کا ہے۔

کا دمبری نے کہا۔

یہی کوئی چھ سات روز خیال ہے کہ پورن ماشی کی رات کو مندر میں

چراغاں دیکھ کر واپس چلی جاؤں گی۔

پجارن کہنے لگی۔

بڑی اچھی بات ہے اس دفعہ چراغاں کے ساتھ تم تین ایسے چوروں کو قتل ہوتے بھی دیکھ سکوگی جنہوں نے درگا دیوی کے مقدس مندر میں سے سونے کی مورتی چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔

کادمبری نے پوچھا۔

کیا انہیں پورن ماشی کی رات کو پھانسی دی جائے گی۔؟

ہاں بیٹی سنا ہے بڑے مشہور چور ہیں اگر وقت پر پتہ نہ چل جاتا تو یہ لوگ مورتی لے اڑے تھے سنا ہے ان میں سے ایک چور تو بڑا خوش خوش رہتا ہے جیسے اسے موت کی کوئی پرواہ نہ ہو باقی دونوں چوروں کا برا حال ہے۔

یہ سن کر ماریا کا ماتھا ٹھنکا اس نے کادمبری کے کان میں سرگوشی کی کہ

پجارن سے خوش خوش رہنے والے چور کے بارے میں اور کچھ پوچھے

کا دمبری کے پوچھنے پر پجارن نے اسے بتایا کہ وہ اس سے زیادہ اور

کچھ نہیں جانتی کہ دو چور تو موت کے ڈر سے بیمار رہنے لگے ہیں جب

کہ ایک چور خوب کھاتا پیتا ہے اور ہر وقت مسکراتا رہتا ہے ماریا کو

شک ہوا کہ کہیں وہ اس کا بھائی عنبر ہی نہ ہو اس نے کا دمبری کے کان

میں سرگوشی کی کہ پجارن سے پوچھو یہ لوگ کس جگہ پر قید ہیں.؟

کا دمبری نے پوچھا۔

ماتا جی، راجہ نے ان خطرناک چوروں کو کس جگہ قید کر رکھا ہے۔؟

پجارن کہنے لگی۔

وہ اوپر والی پہاڑی کے پرانے قلعے میں قید ہیں وہاں تو کوئی پرندہ بھی

پر نہیں مار سکتا اچھا اب تم آرام کرو میں صبح آ کر تمہیں پوجا کے وقت جگا

دوں گی۔

اچھا ماتا جی۔

پجارن چلی گئی تو ماریا نے کہا۔

کادبری ہو نہ ہو، ان چوروں میں سے میرا ایک بھائی عنبری ہے

صرف وہی ایک ایسا شخص ہے جو موت کی خبر سن کر بھی خوش رہ سکتا ہے

کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اسے کوئی بھی ہلاک نہ کر سکے گا۔

کادبری نے کہا۔

ہو سکتا ہے یہ تمہارا بھائی عنبری ہو مگر اسے مورتی چوری کرنے کی کیا

ضرورت تھی ماریا بہن؟

وہ ضرور کسی سازش کا شکار ہو گیا ہو گا ایسا ہوا ہو گا کہ چوروں کے ساتھ

وہ بھی پکڑا گیا ہو گا بہر حال میں اس سے ملاقات کرنے پہاڑی قلعے

پر جاؤں گی تم کمرے کا دروازہ کھلا رکھنا میں وہاں سے ہو کر سیدھا

یہاں آؤں گی۔

بہت اچھا لیکن وہ سانپ کی لاش والی صندوقچی کا کیا کرنا ہے۔

ماریا نے چونک کر کہا۔

ارے ہاں، اسے تو میں بھول ہی گئی تھی لاؤ اسے مجھے دو میں سب سے پہلے اسے جھیل نندن سر کے پانی میں غسل دے کر لاتی ہوں۔

ماریا نے صندوقچی لی اور مندر سے نکل کر سیدھی جھیل پر آ گئی جھیل مندر کے سامنے ہی تھی وہ سیڑھیوں پر اتر کر جھیل نندن سر کے کنارے کھڑی ہو گی اس نے جھک کر صندوقچی جھیل کے پانی میں ڈال دی جب اس کے اندر خوب پانی بھر گیا تو اسے لے کر واپس کامیری کے پاس آ گئی اور کہنے لگی۔

پیاری بہن۔ اس صندوقچی کو حفاظت سے رکھنا خبردار اس کی طرف سے غافل مت ہونا۔

نہیں بہن میں غافل نہیں ہوں گی تم فکر مت کرو۔

کا دیری نے صندوقچی دیوار والی تپائی کے نیچے رکھ کر اور گھاس پھونس ڈال دیا ماریا وہاں سے نکل کر گھوڑے پر سوار ہوئی اور سیدھی پہاڑی والے قلعے کی طرف روانہ ہوگئی۔

یہ قلعہ بہت پرانا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہاں سوائے قیدیوں کے تہہ خانوں کے اور کچھ نہیں ہے اونچے لمبے بند دروازے پر سخت پہرہ تھا صرف ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس میں سے سپاہی اندر باہر آتے جاتے تھے ماریا نے سوچا اگر وہ گھوڑے سے اُتری تو گھوڑا ظاہر ہو جائے گا اور سپاہی اسے پکڑ لیں گے چنانچہ وہ پہاڑی کی اوٹ میں آ گئی یہاں اس نے گھوڑے کو ایک پتھر کے ساتھ باندھا اور خود قلعے کے دروازے کی طرف آ گئی دروازے کی چھوٹی کھڑکی بند تھی اور باہر دو سپاہی نیزے کندھوں پر رکھے پہرہ دے رہے تھے ماریا چونکہ غائب تھی اس لئے اسے تو کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا پھر بھی کھڑکی بند تھی

اسے کھولنے کے لئے اگر ماریا آگے بڑھ کر ہاتھ لگاتی تو لازمی بات تھی کہ پہرے دار چوکس ہو جاتا کہ یہ کھڑکی خود بخود کیسے کھل گئی چنانچہ وہ ایک جگہ کھڑی ہو کر کھڑکی کھلنے کا انتظار کرنے لگی۔

اسے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اندر سے ایک سپاہی باہر آیا ماریا نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور وہ کھلی کھڑکی میں سے اندر داخل ہو گئی اندر ایک چھتی ہوئی ڈیوڑھی تھی جو بائیں طرف کو گھوم گئی تھی دونوں جانب کوٹھڑیاں تھیں جہاں سپاہی بیٹھے آرام کر رہے تھے ایک سپاہی تلوار تیز کر رہا تھا ماریا قریب سے گزری تو اسے قدموں کی چاپ سنائی دی وہ چونک کر تکنے لگا پر وہاں کوئی بھی اسے نظر نہ آیا ماریا نے اس سے مذاق کرنا چاہا اس نے زمین پر سے ایک روڑا اٹھا کر سپاہی کے کندھے پر دے مارا سپاہی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور تلوار ہاتھ میں لیے چاروں طرف دیکھنے لگا وہاں کوئی نہیں تھا ماریا نے ایک اور کنکر اٹھا کر اس کے سر پہ

دے ماری۔

سپاہی نے غصے میں کہا۔

کون ہے یہاں۔؟

دوسرے سپاہی نے پوچھا۔

کس سے باتیں کر رہے ہو۔؟

سپاہی بولا۔

ابھی ابھی میں نے یہاں کسی کے قدموں کی چاپ سنی پھر کسی نے روڑا مارا اور اب یہ کنکر میرے سر پر آن لگا ہے۔

دوسرے سپاہی نے ہنس کر کہا۔

پاگل تم نئے نئے آئے ہو یہ قلعہ بھاری ہے یہاں پرانے بادشاہوں کی روحیں پھرا کرتی ہیں۔

پہلا سپاہی بولا۔

بھرتی ہیں تو پھرا کریں مگر ہمیں پتھر تو نہ ماریں۔

دوسرے سپاہی نے کہا۔

تمہارا وہم ہوگا بھلا کسی روح کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں پتھر مارے تم کچھ پاگل ہو گئے ہو، چلو اپنا کام کرو۔

دوسرا سپاہی مسکراتا ہوا واپس کوٹھڑی میں جانے ہی والا تھا کہ ماریا نے ایک بڑا سا روڑا اٹھا کر اس کے کندھے پر بھی دے مارا وہ تو ڈر کر اندر کوٹھڑی میں بھاگ گیا ماریا ہنس پڑی اور ڈیوڑھی میں سے آگے نکل گئی اب اسے ان تہہ خانوں کی تلاش تھی جہاں اس کے خیال میں عنبر کو قید کیا گیا تھا لیکن سوال یہ تھا کہ اسے کیسے معلوم ہو کہ وہ تہہ خانے کہاں ہیں اس کے لئے ضروری تھا کہ کسی سے پوچھا جائے لیکن ماریا کسی کو دکھائی نہیں دیتی تھی اگر وہ کسی سے پوچھ بھی لیتی تو یقیناً وہ ڈر کر بھاگ جاتا ماریا نے ایک سپاہی کو دیکھا جو گھوڑے کو دانہ ڈال رہا تھا۔

ماریا چپکے سے اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی گھوڑا گھبرا کر ادھر ادھر پاؤں مارنے لگا سپاہی اسے پچکارنے لگا ماریا نے سپاہی کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اس نے پلٹ کر دیکھا پیچھے کچھ نہیں تھا وہ ڈر کے مارے وہیں ٹھنڈا برف ہو گیا ماریا نے سرگوشی میں کہا۔

خبردار، اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو اسی جگہ قتل کر دیے جاؤ گے میں ایک شہزادی کی روح ہوں جسے اس قلعے میں آج سے ہزار سال زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا تھا میں درگا دیوی کے مندر میں رہتی ہوں میں ان لوگوں کو دیکھنا چاہتی ہوں جنہوں نے میرے مندر میں سے سونے کی مقدس مورتی چوری کرنے کی جرات کی تھی کیا تمہیں معلوم ہے وہ چور کس جگہ قید ہیں۔؟

سپاہی کے منہ سے لفظ نہیں نکل رہے تھے اس نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا چور اس طرف قید ہیں ماریا نے اس کے کندھے پر بوجھ ڈال کر

کہا۔

کس طرف۔؟

اس.........اس طرف........سیڑھیاں........آگے....کوٹھڑیاں

.........ہاں.......اس.........اس.........طرف......

سپاہی بے ہوش ہونے کے قریب تھا ماریا نے اس کے کندھے پر سے ہاتھ اٹھا لیا اور دیوار کے ساتھ نیچے کو جاتی سیڑھیوں میں آ گئی سپاہی کچھ دیر وہاں بت بنا کھڑا رہا پھر چیخ مار کر ایک طرف کو بھاگ گیا ماریا سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں آ گئی سپاہی نے جاتے ہی دوسرے سپاہیوں کو سارا قصہ سنا دیا کچھ اس کا مذاق اڑانے لگے مگر ان دو سپاہیوں نے جنہیں ماریا نے پتھر مارے تھے کہا۔

اسے مذاق نہ کرو یہ سچا ہے اس روح نے ابھی ابھی یہاں سے گزرتے ہوئے ہمیں بھی پتھر مارتے تھے یہ دیکھو پتھر ابھی تک زمین پر پڑے

ہیں۔

ہوتے ہوتے یہ خبر سپاہیوں کے سپہ سالار تک پہنچ گئی.........اسے جب معلوم ہوا کہ ایک بھٹکی ہوئی روح مورتی چوروں کے بارے میں پوچھ رہی تھی تو وہ چوکس ہو گیا اس نے اسی وقت حکم دیا کہ چوروں کی کوٹھڑیوں کے باہر زبردست پہرہ لگا دیا جائے۔ جس وقت پہریدار تہہ خانے میں سے تلواریں ہاتھوں میں لیے گزر رہے ماریا دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی تھی وہ سپاہیوں کو آتا دیکھ کر ایک طرف ہٹ گئی سپاہی گزر گئے ماریا نے ایک جگہ گھوم کر دیکھا کہ سامنے سلاخ دار کوٹھڑی کے باہر زبردست پہرہ لگا ہے اور اندر ایک آدمی سر جھکائے پریشانی کے عالم میں گھاس پر بیٹھا آنسو بہا رہا ہے ماریا سمجھ گئی کہ یہ عنبر تو ہرگز نہیں ہو سکتا مگر اس کا ساتھی ضرور ہے۔

یہ چور کیلاش تھا اب ماریا اس سے بات کرنے کا بہانہ تلاش کرنے لگی

پہرے دار ایک دوسرے کے آمنے سامنے سٹولوں پر بیٹھے تھے وہ الگ ہوں تو ماریا کیلاش سے بات کرے مگر وہ تو جیسے وہاں جم کر بیٹھ گئے تھے ادھر اُدھر ہونے کا نام ہی نہیں لیتے تھے آخر ماریا کو ایک ترکیب سوجھی اس نے زمین پر سے ایک پتھر اٹھایا اور تہہ خانے میں دوسری طرف زور سے پھینک دیا دونوں پہرے دار اس طرف بھاگے ماریا جلدی سے سلاخوں کے پاس آئی اور کیلاش سے بولی۔

سنو کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمہارے ساتھیوں کے نام کیا ہیں اور وہ کہاں ہیں۔؟

کیلاش نے چونک کر اوپر نیچے اور ادھر اُدھر دیکھا اور حیران ہوا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے ماریا نے کہا۔

وقت ضائع مت کرو مجھے جلدی سے بتاؤ میں تمہاری ہمدرد ہوں۔

کیلاش نے سر پکڑ لیا۔

تم.......تم کون ہو۔؟

ماریا بولی۔

میں ایک روح ہوں۔

اس پر کیلاش چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا ماریا سر پکڑ کر الگ کھڑی ہو گئی

کیوں کہ اس کی چیخ کی آواز سن کر سپاہی بھاگ کر وہاں آ گئے تھے

انہوں نے کیلاش کے اوپر پانی کی بالٹی پھینک دی اسے ہوش آیا تو

اس نے بتایا کہ ابھی ابھی یہاں ایک روح آئی تھی سپاہیوں نے ایک

دوسرے کو دیکھا اور پھر کیلاش سے کہا۔

بکواس بند کر کے آرام سے پڑے رہو نہیں تو پورن ماشی سے پہلے پہلے

تمہاری گردن اتار دی جائے گی۔

کیلاش گھاس پر کانپتے ہوئے بیٹھ گیا اور دونوں سپاہی پہرہ دینے

لگے اب وہ بڑے ہوشیار ہو گئے تھے اور ایک ایک آہٹ پر ان کے

کان لگے تھے ماریا کو وہاں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا تھا سوائے اس

بات کے کہ کیلاش بھی ایک چور تھا اور اسے پورن ماشی کی رات کو

پھانسی ملنے والی تھی اس نے سوچا کہ اس شخص کو عنبر کے بارے میں

ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہوگا اس لئے اسے یہاں سے باہر نکالنا چاہیے

رات گزر گئی تھی ماریا نے آگے بڑھ کر ایک سپاہی کے سر پر اس زور

سے پتھر مارا کہ وہ گرتے ہی بے ہوش ہو گیا دوسرا سپاہی چلانے ہی

والا تھا کہ ماریا نے پہلے سپاہی کی لوہے کی ڈھال لے کر اسے

دوسرے سپاہی کے سر پر دے مارا دوسرا سپاہی بھی بے ہوش ہو کر گر پڑا

یہ سب کچھ عنبر دیکھ رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا ماریا نے پتھر سے کوٹھڑی کا

تالا توڑ ڈالا اور کیلاش سے کہا۔

فوراً یہاں سے بھاگ چلو۔

کیلاش نے کہا۔

مگر کہاں اے روح میں یہاں سے باہر نکلا تو پکڑا جاؤں گا۔

ماریا نے کہا۔

بے وقوف فوراً ایک سپاہی کے کپڑے پہن لو اور باہر نکلنے کی کوشش کرو۔

کیلاش ڈرپوک تھا لیکن ماریا کے ہمت دلانے پر اس نے ایک سپاہی کے کپڑے اُتار کر پہن لیے ڈھال اور تلوار لگائی اور ماریا کے اشارے پر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گیا ماریا نے کہا۔

اب خاموشی سے قلعے کی کھڑکی میں سے ہو کر باہر نکل جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ ساتھ ہوں فکر نہ کرو اگر کسی نے تمہیں پہچان لیا اور تم پر حملہ کیا تو میں اسے وہیں ختم کر دوں گی۔

کیلاش سپاہی کا لباس پہنے سر جھکائے اندھیرے میں چپ چاپ کھڑکی کے پاس آ گیا اس نے اندر سے دستک دی باہر سے پہریدار

نے پوچھا۔

کون ہے۔؟

ماریا کے کہنے پر کیلاش نے کہا۔

میں سپاہی ہوں سپہ سالار کے حکم سے رعبہ کے محل میں جا رہا ہوں۔

پہرے دار نے باہر سے کھڑکی کھول دی کیلاش چپکے سے باہر نکل آیا ماریا بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکل آئی ماریا سپاہی کو لے کر چپکے سے پہاڑی کی اوٹ میں آ گئی جہاں اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

قتل کا تماشا

کیلاش کا خوف کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔

وہ رات کے اندھیرے میں ایک ایسی عورت سے باتیں کر رہا تھا جو

اسے نظر ہی نہیں آ رہی تھی ماریا نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ

بھٹکی ہوئی روح یا جن بھوت نہیں ہے بلکہ ایک عام لڑکی ہے جو کسی

جادوگر کے جادو کے زور سے غائب ہو گئی ہے تب کہیں جا کر اسے

تھوڑا سا حوصلہ ہوا.........اور جب ماریا نے پوچھا۔

تمہارے ساتھ اس شخص کا نام کیا ہے جو اپنی موت کی سزا سن کر

پریشان نہیں ہوا۔

کیلاش نے کہا۔

وہ کبھی بھی اپنی موت کی سزا سن کر پریشان نہیں ہوا بلکہ جب بھی کسی

نے اسے مارنے کی کوشش کی تو وہ زندہ رہا وہ تو مر ہی نہیں سکتا۔

ماریا نے خوشی سے بے تاب ہو کر کہا۔

کیا اس کا نام عنبر ہے۔؟

ہاں یہی اس کا نام ہے اور وہ میرا دوست ہے ہم نے اکٹھے جنگلوں کا سفر کیا ہے۔

جب ماریا نے بتایا کہ وہ اس کی بہن ماریا ہے تو کیلاش بے حد حیران ہوا اس نے کہا۔

اگر تم ہی ماریا ہو تو پھر عنبر کے ساتھ میں بھی تمہارا بھائی ہوں وہ تو ہر روز تمہیں یاد کیا کرتا ہے یہاں آنے کا اس کا مقصد ہی یہی تھا کہ تم سے اور اس کے دوست ناگ سے ملاقات ہو جائے مگر ناگ کی صندوقچی گم ہو جانے کا اسے بہت افسوس تھا۔

ماریا نے کہا۔

وہ صندوقچی میرے پاس پڑی ہے یہ بتاؤ کہ عنبر سے کہاں ملاقات ہو

سکتی ہے۔؟

کیلاش بولا۔

ماریا بہن ہم سب چوروں کو راجہ نے الگ الگ قید کر رکھا ہے ہمیں

بالکل نہیں معلوم کہ کون کس جگہ پر قید ہے۔

اس کے بعد کیلاش نے مورتی کی چوری، عنبر کی شبے میں گرفتاری چور کا

بھاگ کر مورتی عنبر کے پاس پھینک جانا اور پھر عنبر کے فرار کی کوشش

کے بعد ان کی گرفتاری کا سارا قصہ سنا دیا، ماریا کہنے لگی۔

کیا اس بستی کے ارد گرد تمہاری نگاہ میں کوئی ایسی جگہ ہے۔

جہاں تم چھپ سکو۔

کیلاش نے کہا۔

میں اس بستی کے چپے چپے سے واقف ہوں بستی میں تو کوئی بھی جگہ

نہیں ہے کیونکہ میں جہاں بھی گیا لوگ سپاہیوں کو خبر کر دیں گے ہاں ان پہاڑیوں میں ایک پرانی غار ہے جہاں کسی زمانے میں بادشاہوں کی ٹکسال ہوا کرتی تھی یہ ٹکسال اب ویران پڑی ہے اگر تم میرے کھانے پینے کی ذمہ داری لے لو تو میں وہاں چھپ سکتا ہوں۔

تمہیں کھانا وغیرہ وہاں پہنچا دیا کروں گی تم وہ جگہ مجھے دکھا دو میں کسی نہ کسی طرح عنبر کو بھی لے کر وہاں پہنچ جاؤں گی۔

کیلاش نے کہا۔

لیکن ماریا بہن اس وقت تو میرا بھوک سے دم نکلا جا رہا ہے میرے ساتھ ذرا بازار تک آؤ میں تمہیں ایک دکان دکھاتا ہوں وہاں سے میرے لئے روٹی اور کباب اٹھا لاؤ۔

کیلاش نے ماریا کو ساتھ لیا اور بازار میں آ گیا۔

وہ چھپ کر ایک کونے میں کھڑا رہا اس نے اشارے سے ماریا کو ایک

دکان دکھائی ماریا وہاں گئی تو مشعل کی روشنی میں کڑاہی میں گرما گرم مچھلی تلی جارہی تھی ماریا ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی وہاں جو کی بڑی بڑی روٹیاں بھی پڑی ہوئی تھیں دکاندار گاہکوں کو ہرے ہرے پتوں پر مچھلی کے ٹکڑے اور جو کی روٹی رکھ کر دے رہا تھا مچھلی کی خوشبو سے ماریا کی بھوک بھی چمک اٹھی اس نے سب کے سامنے چپکے سے مچھلی کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اپنی جیب میں رکھ لیا پھر جو کی روٹی اٹھا کر جیب میں رکھ لی دکان دار پاگلوں کی طرح ادھر اُدھر تکنے لگا۔

ارے ابھی میں نے یہاں مچھلی کا ٹکڑا رکھا تھا وہ کہاں چلا گیا؟

وہ ایک گاہک سے لڑائی کرنے لگا ماریا نے دوسری جیب سے چاندی کا ایک سکہ نکال کر دکاندار کے تھال میں اُچھال دیا یہ مچھلی اور روٹی کی قیمت تھی دکاندار سکے کو تھال میں گرتے دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر رہ گیا ایک گاہک نے کہا۔

یہ کوئی بھوت ہے۔

دوسرا بولا۔

یہ ضرور کسی جن کی کارستانی ہے۔

ایک گاہک نے ہوا میں مکا لہرا کر کہا۔

ارے بہت جن قابو کیے ہیں میں نے ذرا سامنے تو آئے کون جن

ہے۔؟

ماریا کو اس بڑبولے گاہک پر سخت غصہ آیا اس نے دکاندار کا کڑچھا اٹھا

لیا کڑچھا ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا ماریا نے کڑچھا لے

کر زور سے مغرور گاہک کی پشت پر دے مارا وہ لڑکھڑا گیا اور بولا۔

ارے یہ کوئی بھوت ہے بڑا زبردست بھوت ہے۔

بازار میں ایک دم شور مچ گیا کہ مچھلی والے کی دکان پر بھوت آ گیا ہے

دیکھتے دیکھتے وہاں بھگدڑ مچ گئی اور سارا بازار خالی ہو گیا ماریا مچھلی اور

روٹی لے کر کیلاش کے پاس آ گئی کیلاش اسے لے کر پہاڑوں کے بیچ میں اس مقام پر آ گیا جہاں ایک پراسرار سے غار کے اندر کبھی ٹکسال ہوا کرتی تھی مگر اب مکڑوں نے وہاں جگہ جگہ جالے بن رکھے تھے غار کے منہ پر اس قدر گھنی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں کہ اس کا منہ سامنے سے دکھائی ہی نہیں دیتا تھا ماریا نے کہا۔

کیلاش اب تم اس جگہ آرام کرو خبردار باہر نکلنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ راجہ کے خونخوار سپاہی شکاری کتوں کی طرح تمہاری تلاش میں ہوں گے۔

کیلاش بولا۔

مگر ماریا بہن بھگوان کے لئے میرے کھانے پینے سے غفلت مت برتنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھے بھول جاؤ اور میں بھوکا پیاسا مر جاؤں۔

گھبراؤ نہیں میں صبح پھر تمہارے پاس آؤں گی اور تمہارے لئے بکری

کا دودھ اور مکھن ساتھ لاؤں گی۔

یہ کہہ کر ماریا وہاں سے واپس چل پڑی اب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہی تھی رات آدھی گزر چکی تھی چاند کی تیرھویں تاریخ تھی۔

دوسرے روز چاند کی چودھویں تاریخ تھی اور پورن ماشی کی رات تھی اسی رات کو عنبر اور چوکیدار کو راجہ کے حکم سے پھانسی ملنے والی تھی۔

اس وقت سے پہلے پہلے عنبر کو قید سے نکال لانا چاہتی تھی مگر مصیبت یہ تھی کہ اسے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ عنبر قلعے میں کس مقام پر قید ہے وہ گھوڑے پر سوار پھر قلعے میں آ گئی۔

قلعے کے دروازے پر سخت پہرہ تھا کیلاش کے فرار نے سپاہیوں کو چوکس کر دیا تھا وہاں کتنے ہی سپاہی تلواریں لیے کھڑے پہرہ دے رہے تھے ایسی حالت میں ماریا کا قلعے کے اندر داخل ہوتا بہت مشکل تھا قریب سے گزرتے ہوئے اگر کسی کے ساتھ ذرا سا بھی اس کا جسم

لگ جاتا تو خطرہ تھا کہ کوئی اسے وہیں نہ جھپٹ لے ماریا اگرچہ غائب تھی لیکن اگر کوئی اس پر تلوار سے وار کرتا تو وہ مر سکتی تھی اور یا اگر کوئی اسے پکڑے تو وہ اپنا ہاتھ نہیں چھڑا سکتی تھی۔

ماریا درگا دیوی کے مندر میں آ گئی اس نے درختوں میں کادمبری کے گھوڑے کے ساتھ ہی اپنا گھوڑا باندھا اور آہستہ سے قدم قدم چلتی اس کوٹھڑی میں آ گئی جہاں کادمبری سو رہی تھی کادمبری نے کوٹھڑی کا دروازہ کھلا رکھا ہوا تھا ماریا کے اندر داخل ہونے سے کادمبری کی آنکھ کھل گئی اس نے کادمبری کو بتایا کہ عنبر کا پتہ چل گیا ہے۔

پھر اس نے کادمبری کو ساری کہانی سنائی کادمبری کو خوشی بھی ہوئی کہ عنبر کا پتہ چل گیا ہے اور اسے افسوس بھی ہوا کہ اسے پھانسی کی سزا ہو گئی ہے اگرچہ اسے معلوم تھا کہ پھانسی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گی ماریا کو بھی عنبر کی اتنی فکر نہ تھی اگر اسے پریشانی تھی تو اس چوکیدار کی تھی جو

محض اس جرم میں موت کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے عنبر کو فرار ہونے میں مدد دی تھی خواہ اس نے لالچ میں ہی ایسا کیا تھا بہر حال اس کی جان خطرے میں تھی اور اسے بچانا ماریا اپنا فرض سمجھتی تھی اگر اس نے چوکیدار کی مدد نہ کی تو اسے پورن ماشی کی رات کو پھانسی کے پھندے سے کوئی بچانے والا وہاں نہ تھا۔

رات کو دونوں بہنیں سو گئیں۔

صبح صبح ناشتے سے فارغ ہو کر ماریا نے کٹورے میں دودھ اور جو کی روٹی لی اور غار میں کیلاش کے پاس پہنچ گئی کیلاش اس کی راہ دیکھ رہا تھا ماریا نے اسے بتایا کہ بستی میں اس کے فرار ہو جانے کا بڑا شور مچا ہوا ہے راجہ کے حکم سے ساری فوج جگہ جگہ اس کی تلاش میں چھاپے مار رہی ہے کیلاش بڑا گھبرا گیا اس نے کہا۔

اگر وہ یہاں آ گئے تو مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے۔

ماریا کہنے لگی۔

میرا خیال ہے اس جگہ کے بارے میں کسی کا دھیان نہیں آ سکتا تم یہاں بالکل محفوظ ہو اور پھر تمہیں یہاں آج کا دن ہی تو گزارنا ہے آج رات کو جب عنبر کو ہلاک کرنے کے لئے کھیل پر چایا جائے گا اور عنبر کسی صورت سے بھی ہلاک نہیں ہو گا تو پھر ہم سب یہاں سے فرار ہو جائیں گے۔

کیلاش نے پوچھا۔

کیا عنبر کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں پر قید ہے۔

ماریا بولی۔

نہیں اسے بڑے ہی خفیہ مقام پر رکھا گیا ہے کسی کو کانوں کان خبر نہیں میں اس لئے مطمئن ہوں کہ عنبر مر نہیں سکتا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کی طاقت کو دیکھ کر الٹا یہ لوگ اس کی پوجا کرنا شروع کر دیں اور پھر

تمہارے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔

کیلاش نے سر ہلا کر افسوس کے ساتھ کہا۔

بے چارہ چوکیدار مارا جائے گا ناحق اس نے لالچ کیا اور مصیبت میں پھنس گیا۔

اس کا بھی میں نے انتظام کر لیا ہے میں اسے ہلاک ہونے نہیں دوں گی اگر پہلے چوکیدار کو قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو میں اسے بچا لوں گی اگر عنبر کو لایا گیا تو وہ خود اس کا بندوبست کر لے گا بہر حال میں وہاں پر موجود ہوں گی میں چوکیدار کا خون نہیں ہونے دوں گی۔

کیلاش نے ڈر کر کہا۔

اور میں یہاں اکیلا پڑا رہوں گا یہ جگہ تو مجھے بھوتوں کا ڈیرا لگتی ہے ساری رات چھت میں چمگادڑیں چیختی رہی ہیں بھگوان کے لئے رات کو جلدی آجانا بہن نہیں تو ڈر کے مارے میرا دم نکل جائے گا۔

ماریا نے کہا۔

تم نے مرد ہو کر اپنے نام کو بٹہ لگایا ہے ذرا بھی حوصلے سے کام نہیں لیتے میں اکیلی عورت ہوں اور میں نے اجاڑ جنگلوں میں تنہا سفر کیا ہے غائب تو میں اب ہوئی ہوں پہلے سب کو نظر آتی تھی پھر بھی میں دشوار گزار جنگلوں میں آدم خور قبیلوں کے بیچ سے گزری ہوں اور کبھی نہیں ڈری۔

کیلاش شرمندہ سا ہو گیا ماریا اسے ناشتہ کروا کر واپس کا دہری کے پاس آ گئی بستی میں پورن ماشی کے میلے کی بڑی تیاریاں ہو رہی تھیں لوگوں کو زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ رات کو درگا دیوی کی سنہری مورتی کے چوروں کو سزا ملنے والی تھی مندر کے سامنے میدان میں راجہ کے لئے تخت بچھا کر شامیانے لگا دیے گئے تھے رنگ برنگ دریاں بچھا دی گئی تھیں مندر میں منتر گائے جا رہے تھے شام ہوئی تو سارا

مندر مشعلوں کی روشنی سے جگ مگ جگ مگ کرنے لگا جوں جوں آدھی رات قریب آ رہی تھی لوگوں میں جوش و خروش بڑھتا جا رہا تھا چودھویں کا چاند آسمان کے اوپر چمک رہا تھا اس کی روشنی جھیل پر چاندی کی طرح پڑ رہی تھی پجارن نے کامبری کو پھولوں کے ہار اور خوشبو ئیں لا کر دیں اور کہا۔

آج بڑا مقدس دن ہے تم ہار پہن کر خوشبو لگا کر میلے میں جانا.........

اور ہاں جب چوروں کی گردنیں کاٹی جائیں تو گھبرانا نہیں کیونکہ اس طرح دیوتا ناراض ہو جاتے ہیں۔

ماریا اسی جگہ کامبری کے کمرے میں فرش پر ایک طرف بیٹھی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ اتنے بڑے ہجوم میں وہ بے گناہ چوکیدار کو کس طرح بچا سکے گی۔

دوسری طرف قلعے کے پراسرار خفیہ تہہ خانے میں غریب چوکیدار کا

وحشت کے مارے برا حال ہو رہا تھا اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور چند
ہی دنوں میں وہ اتنا کمزور پڑ گیا تھا کہ پہچانا نہ جاتا تھا جیل کے
دروازے پر سپاہی جاگ کر پہرہ دے رہا تھا ابھی کوئی دم میں چوکیدار
کو جلاد نے آ کر لے جانا تھا موت کے خوف سے چوکیدار کی آنکھوں
کے گرد گہرے گہرے سیاہ حلقے پڑ گئے تھے اسے اپنی موت سامنے
کھڑی نظر آ رہی تھی اسے یقین تھا کہ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا
نہ سکے گی لیکن قدرت کے کام نرالے ہوتے ہیں آدمی جہاں مایوس
ہو جاتا ہے وہاں قدرت اس کے بچاؤ کا بندوبست کر دیتی ہے۔
اس مصیبت میں اگر کوئی خاموش اور بے نیاز تھا تو صرف عنبر تھا محض
اس لئے کہ اسے معلوم تھا کہ وہ مر نہ سکے گا ورنہ اس کا حال بھی
چوکیدار کی طرح ہوتا یا چونکہ وہ ایک شاہی خاندان کا شہزادہ تھا اس
لئے ہو سکتا تھا کہ وہ موت کو سامنے پا کر زیادہ پریشانی اور بزدلی کا

اظہار نہ کرتا کیونکہ وہ لوگ جن کے خیالات اونچے بلند اور طاقت ور ہوتے ہیں وہ موت کو سامنے پا کر بھی گھبرایا نہیں کرتے یا پھر ایسے لوگ موت کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے دیکھتے ہیں جو کسی خاص اور اعلیٰ مقصد کے لئے جان قربان کر رہے ہوں عنبر کو چونکہ یقین تھا کہ وہ مر نہ سکے گا اس لئے وہ خاموش اور پرسکون تھا پہریدار سپاہی اسے بڑی حیرانی سے دیکھنے لگے تھے کہ اس شخص پر اپنی موت کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ موت سے ہرگز نہیں خوف کھاتا انہیں کیا خبر تھی کہ اس کی وجہ محض اتنی سی ہے کہ عنبر کو یقین ہے کہ موت اس پر حرام کر دی گئی ہے۔

اسی طرح جب کسی انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا تو وہ موت سے خوف نہیں کھاتا کیونکہ موت اس کے لئے ایک دروازے کی طرف ہوتی ہے جس میں سے گزر کر اسے دوسری

دنیا میں جانا ہوتا ہے وہ موت سے بے نیاز ہو جاتا ہے چنانچہ اس کے بعد جب ہم اسلام کے مجاہدوں اور شیر دل شہیدوں کا ذکر کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ موت کو بچوں کا کھیل سمجھتے تھے اور خود موت ان سے خوف کھاتی تھی۔

عنبر اپنی کوٹھڑی میں گھاس پر چپ چاپ بیٹھا تھا پہریدار ہر بار آگے سے گزرتے ہوئے اسے غور سے دیکھتا تھا عنبر یوں بے فکر بیٹھا تھا جیسے ابھی اسے رہائی ملنے والی ہو اس کے چہرے پر موت کا ڈر نہیں تھا وہ بڑے سکون کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اور اس کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی ٹھیک جب آدھی رات کا گجر بجا تو سپاہیوں کا ایک دستہ مارچ کرتا ہوا اس کی کوٹھڑی کے دروازے کے باہر آ کر رک گیا انہوں نے کندھوں پر ننگی تلواریں ڈال رکھی تھیں پہریدار نے سلام کر کے کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا دو سپاہی

کوٹھڑی کے اندر داخل ہوئے انہوں نے فوراً عنبر کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑ لیا اور اسے کہا کہ وہ ان کے ساتھ باہر چلے کیونکہ اس کا آخری وقت آگیا ہے۔

عنبر سپاہیوں کے ساتھ کوٹھڑی سے باہر نکل آیا۔

سپاہی اسے لے کر پرانے قلعے کے خفیہ دروازے سے نکل کر ایک رتھ کے پاس آگئے جو چاروں طرف سے ڈھکی ہوئی تھی عنبر کو رتھ میں بٹھا کر اس کی زنجیر رتھ کے ڈنڈے سے باندھ دی گئی تاکہ وہ فرار نہ ہو سکے اسی طرح چوکیدار کو بھی اس کی کوٹھڑی سے زنجیریں ڈال کر باہر نکال کر ایک رتھ میں بٹھا دیا گیا دونوں رتھ اس جگہ پر آکر رک گئے جہاں زمین کھود کر اتنا سوراخ بنایا گیا تھا کہ ایک آدمی گردن تک اس میں چھپ جائے سامنے شامیانوں کے نیچے راجہ اور اس کے درباری بیٹھے تھے مشعلیں ہر طرف روشن تھیں روشنی اتنی تھی کہ زمین پر گری

ہوئی سوئی بھی نظر آجاتی تھی سامنے لوگوں کا ہجوم کھڑا تھا جو کتنی دیر سے
قتل کا تماشا دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

غیبی تیر

عنبر اور چوکیدار کو قتل کرنے کے لئے رتھوں سے اتار لیا گیا۔
ان کے نیچے اترتے ہی لوگوں نے نعرے لگائے کہ درگا دیوی کے
مجرموں کو پھانسی چڑھا دو درگا دیوی کی مورتی چرانے والوں کی

گردنیں کاٹ دو۔ چوکیدار بے چارے کا تو موت کے خوف سے برا حال ہو رہا تھا عنبر خاموش تھا اور بڑی پرسکون نظروں سے لوگوں کو دیکھ رہا تھا اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس وقت لوگوں کے ہجوم میں ایک طرف اس کی بہن ماریا بھی کادمبری کے ساتھ کھڑی ہے ماریا نے اپنے بھائی عنبر کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اگرچہ اسے علم تھا کہ عنبر کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کرے گا پھر بھی اس نے اتنی مدت بعد بھائی کو دیکھا تو اس کا دل بھر آیا ان لوگوں نے بھائی کو زنجیریں کیوں ڈال رکھی ہیں جب کہ عنبر بالکل بے گناہ تھا۔

بڑے پجاری نے راجہ سے اجازت چاہی راجہ نے ہاتھ اٹھا کر اجازت دے دی کہ ملزموں کو ان کے جرم کی سزا دے دی جائے اب وقت آ گیا تھا کہ ماریا آگے بڑھ کر بے گناہ چوکیدار کو بچانے کی کوشش

کرے اس نے کادمبری کے کان میں کہا کہ وہ اسی جگہ کھڑی رہے
اور اپنی جگہ سے ہرگز نہ ہلے۔
میں ابھی واپس آتی ہوں اور اگر یہاں ہجوم بے قابو ہوگیا تو تم پجارن
کی کوٹھڑی میں چلی جانا میں وہاں پہنچ جاؤں گی بہر حال مجھے اگر دیر ہو
گئی تو تم مندر والی کوٹھڑی سے باہر ہرگز مت نکلنا۔
کیونکہ ماریا کو معلوم تھا کہ عنبر اور چوکیدار کو بچا کر ابھی پرانے غار میں
کیلاش کے پاس پہنچانا ہے کادمبری نے کہا کہ وہ مندر کی کوٹھڑی میں
اس کا انتظار کرے گی ماریا نے اسے یہ تاکید کردی کہ ناگ کی لاش
والی صندوقچی کا بہت خیال رکھے اور اسے اپنی نظروں سے ادھر اُدھر نہ
ہونے دے ماریا وہاں سے اٹھ کر بھیڑ کے اوپر سے ہوتی ہوئی اس
مقام پر آگئی جہاں ایک چبوترے پر عنبر اور چوکیدار کو زمین میں
گاڑنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا ماریا نے اپنے بھائی عنبر کو سامنے دیکھا

تو وہ برداشت نہ کر سکی اور سیدھی اس کے پاس چلی گئی۔

چوں کہ وہ غائب تھی اس لئے کسی نے بھی اسے نہ دیکھا یہاں تک کہ

عنبر بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

ماریا نے عنبر کے قریب جا کر اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر کہا۔

میرے بھائی خدا تمہیں سلامت رکھے میں تمہاری بہن ماریا ہوں۔

عنبر ماریا کی آواز سن کر چونکا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

ماریا تم؟ مگر یہ کیا۔؟ تم مجھے نظر کیوں نہیں آ رہی۔؟

بھائی مجھے جادو کے زور سے غائب کر دیا گیا ہے ویسے تم مجھے محسوس کر

سکتے ہو۔

ماریا نے اپنا ہاتھ عنبر کے ہاتھ میں دے دیا وہاں کھڑے سپاہیوں نے

دیکھا کہ عنبر اپنے آپ کو اس طرح حرکت دے رہا ہے جیسے وہ کسی سے

ہاتھ ملا رہا ہو پھر انہوں نے عنبر کے باتیں کرنے کی آواز بھی سن لی تھی

ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا۔

تم یہ کس سے باتیں کر رہے ہو۔؟ خاموش رہو خبردار، جو زبان سے ایک لفظ بھی نکالا۔

ماریا پرے ہٹ گئی عنبر نے مسکرا کر کہا۔

تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ میرے پاس کوئی نہیں پھر بھلا میں کس سے باتیں کر سکتا ہوں۔

سپاہی نے غصے میں کہا۔

خاموش تم چور ہو اور تمہیں چوری کی سزا ملنے والی ہے دیوتا بھی تمہیں مرنے کے بعد معاف نہیں کریں گے۔

ماریا نے عنبر کے کان میں کہا۔

میرے بھائی تمہارا تو یہ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے میں چوکی دار کو بچانے کی کوشش کروں گی اور ہاں............ کیلاش بھاگ کر ایک غار میں

چھپا ہوا ہے یہاں سے میں تمہیں اور چوکیدار کو وہاں لے جاؤں گی اگر کسی وجہ سے ہم بچھڑ گئے تو رات کے اندھیرے میں کسی طرح قلعے کے پیچھے والی پہاڑی پر پہنچ جانا اُسی جگہ جھاڑیوں میں چھپا ہوا ایک جگہ غار کا دروازہ ہے اس غار کے اندر کیلاش نے پناہ لے رکھی ہے۔

عنبر نے کہا۔

بہت اچھا ماریا ہاں............ چوکیدار کو ضرور بچاؤ اگر بچا سکتی ہو تو یہ ناحق مارا جا رہا ہے۔

میں پوری کوشش کروں گی۔

ماریا چپکے سے چوکیدار کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی جلاد نے آگے بڑھ کر چوکیدار کو کھدے ہوئے گڑھے میں اُتار دیا اس کے ساتھ ہی دوسرے جلاد نے عنبر کو گڑھے میں اتار دیا گڑھا کافی گہرا تھا اب صرف چوکیدار اور عنبر کی گردنیں ہی زمین سے اوپر نظر آ رہی تھیں باقی

سارا دھڑ زمین کے اندر چھپا ہوا تھا پجاری نے دونوں کے درمیان

کھڑے ہو کر راجہ کا اعلان پڑھا جس کے ذریعے ان دونوں کے

درمیان کھڑے ہو کر راجہ کا اعلان پڑھا جس کے ذریعے ان دونوں کی

گردنیں قلم کی جا رہی تھیں اعلان ختم ہوا تو دونوں جلاد چوکیدار اور عنبر

کے پیچھے تلواریں ہاتھوں میں لیے کھڑے ہو گئے وہ راجہ کے حکم کے

منتظر تھے پجاری نے راجہ کی طرف دیکھ کر اجازت طلب کی راجہ نے

اجازت دے دی پجاری نے سر جھکا کر سلام کیا اور جلادوں کو حکم دیا

کہ وہ دونوں مجرموں کی گردنیں قلم کر دیں حکم ملتے ہی جلادوں نے

تلواریں اوپر اٹھا لیں دونوں تلواریں ایک ہی وقت میں عنبر اور

چوکیدار کے سروں کی طرف بڑھیں۔

ابھی جلاد کی تلوار چوکیدار کی گردن تک نہیں پہنچی تھی کہ ماریا نے تلوار کا

ایک زوردار ہاتھ مار کر جلاد کا وہ بازو ہی کاٹ دیا جس میں تلوار پکڑ

رکھی تھی جلاد چیخ مار کر چبوترے کی زمین پر گرا اور تڑپنے لگا دوسرے جلاد نے عنبر کی گردن پر تلوار ماری تو تلوار ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی جیسے وہ کسی پتھر سے ٹکرا گئی ہو اس انقلاب سے وہاں شور مچ گیا پجاری اور راجہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے جلادوں کو تکنے لگے دوسرے جلاد نے آگے بڑھ کر چوکیدار کی گردن کاٹنی چاہی تو ماریا نے تلوار کا وار کر کے اس کا بازو بھی کاٹ ڈالا............دوسری طرف عنبر کی گردن سے ٹکرا کر دوسرے جلاد کی تلوار بھی ٹوٹ گئی لوگ خوف زدہ ہو کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

ماریا نے چوکیدار کے کان میں کہا۔

باہر نکل کر قلعے والے پہاڑ کی طرف بھاگ جاؤ۔

ماریا نے اس کے ساتھ ہی تلوار کے وار کر کے ارد گرد کھڑے بہت سے آدمیوں کو زخمی کر دیا وہاں بھگدڑ مچ گئی عنبر بھی گڑھے میں سے

باہر نکل آیا اس نے فضا میں دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔

لوگو سنو۔ میں بے گناہ ہوں میں مورتی چور نہیں ہوں اسی وجہ سے راجہ کے جلاد مجھے قتل نہیں کر سکتے۔

پھر اس نے آواز بدل کر یہی بات چوکیدار کے بارے میں کہی لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا چوروں کو پھانسی دو............ قاتلوں کی گردنیں کاٹ دو ماریانے اس بھیڑ میں چوکیدار کے لئے راستہ بنانا شروع کر دیا وہ تلوار چلاتی اس کے آگے آگے چلی جا رہی تھی ....راستے میں جو کوئی بھی آتا اس کی تلوار سے زخمی ہو کر بھاگ جاتا یا وہیں گر پڑتا لوگ بڑے حیران ہو رہے تھے کہ لوگ اپنے آپ زخمی ہوتے چلے جا رہے ہیں نہ تو انہیں تلوار چلانے والی دکھائی دے رہی تھی اور نہ تلوار سے زخمی ہونے والے لوگوں کا کچھ پتہ چل رہا تھا کہ انہیں کون زخمی کر رہا ہے۔؟

بہر حال لوگ ادھر اُدھر بھاگے چلے جا رہے تھے۔

ماریا نے موقع سے فائدہ اٹھا کر چوکیدار کو ایک گھوڑے پر سوار کیا اور اس کے پیچھے خود بھی گھوڑے پر سوار ہو گئی لوگوں نے دیکھا کہ چوکیدار ایک گھوڑے پر سوار ہوا اور پھر وہ گھوڑا چوکیدار سمیت غائب ہو گیا لوگ ڈر کر بھاگنے لگے اُدھر عنبر نے بھی موقع پا کر ایک گھوڑے کو پکڑا اور اس پر جلدی سے سوار ہو گیا سپاہیوں نے اس پر تیر برسانے شروع کر دیئے مگر تیر اس کے جسم سے ٹکرا ٹکرا کر یوں زمین پر گر پڑتے جیسے وہ کسی پتھر کی سخت چٹان سے ٹکرا رہے ہیں دونوں کا جدھر منہ اٹھا انہوں نے گھوڑوں کو بھگانا شروع کر دیا۔

ماریا اور چوکیدار تو سپاہیوں کو دکھائی ہی نہیں دے رہے تھے ان کا پیچھا کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا انہوں نے سیدھا اپنے غار کے ٹیلے کا رخ کیا اور گھوڑے کو سرپٹ دوڑا دیا لوگوں نے ایک

گھوڑے کے بھاگنے کی آواز سنی تو بڑے حیران ہوئے کہ یہ کون سا
جادوئی گھوڑا ہے کہ نظر نہیں آرہا مگر اس کے ناپوں کی باقاعدہ آواز آ
رہی ہے سپاہی آواز کی طرف لپکے مگر تھوڑی ہی دیر بعد وہ آواز بند ہو
گئی ایسے لگا جیسے غیبی گھوڑا چوکیدار کو لے کر غائب ہو گیا ہو سپاہیوں
نے عنبر کے گھوڑے کا تعاقب شروع کر دیا کیونکہ وہ انہیں بھاگتا ہوا
صاف نظر آرہا تھا راجہ نے حکم دے دیا کہ جو کوئی عنبر اور چوکیدار کو پکڑ کر
لائے گا اسے وہ اپنی آدھی دولت دے دے گا۔

سپاہی پوری رفتار کے ساتھ عنبر کا پیچھا کر رہے تھے۔

دوسری طرف ماریا چوکیدار کو لے کر قلعے کے پچھلے ٹیلے والی غار میں
پہنچ گئی چوکیدار نے غار میں پہنچ کر کیلاش کو دیکھا تو اس کی جان میں
جان آئی دونوں چور ایک دوسرے کے گلے لگ کر ملے کیلاش نے
چوکیدار کو ماریا کے بارے میں صرف اتنا بتایا کہ وہ ایک نیک روح

ہے جس نے ہمیشہ بے گناہ لوگوں کی مدد کی ہے کیلاش سے چوکیدار نے خوشی سے چہک کر کہا۔

اگر یہ نیک روح میری مدد نہ کرتی تو اس وقت میری لاش چبوترے کے گڑھے میں پڑی ہوتی۔

کیلاش نے ماریا سے عنبر کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔

وہ خیریت سے ہے اس کے پیچھے راجہ کے سپاہی لگے تھے مگر وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے میں نے اُسے غار کا پتہ دے دیا ہے وہ آج رات کسی وقت یہاں پہنچ جائے گا۔

ماریا چوکیدار کو کیلاش کے پاس چھوڑ کر عنبر کی ڈھونڈنے باہر نکل گئی چوکیدار کے دل میں ابھی تک یہ خوف تھا کہ راجہ کے سپاہی اسے غار میں بھی آ کر تلاش نہ کرلیں۔

کیلاش، اگر اب کے پکڑے گئے تو راجہ ہم دونوں کو بھوکے کتوں کے

آگے ڈال دے گا۔

کیلاش نے کہا۔

فکر مت کرو، وہ لوگ اس جگہ قیامت تک نہیں پہنچ سکتے۔

چوکیدار بولا۔

اور اگر وہ آگئے تو کیا ہوگا۔؟

کیلاش نے کہا۔

اگر وہ آبھی گئے تو ہم ان کا مقابلہ کریں گے اس غار کا دوسرا سرا ایک ویران سوکھی جھیل کے اندر جا نکلتا ہے میں اس غار کے چپے چپے سے واقف ہوں ہم جھیل کی طرف نکل جائیں گے اور سپاہیوں کے قابو میں نہ آسکیں گے تم بالکل مت گھبراؤ لیکن چوکیدار برابر پریشان تھا اور ایک طرح سے کیلاش کو بھی دل میں ایک پریشانی لگی ہوئی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ غار کے دوسرے خفیہ راستے سے باخبر تھا

مگر پھر بھی اگر سپاہیوں نے انہیں اچانک آن لیا تو وہ اتنی جلدی نہ بھاگ سکے گا لیکن اس نے یہ کہہ کر تسلی دی۔

پھر کیا ہوا اگر سپاہی آ گئے ماریا ہمیں پھر بچا لے گی وہ تو کسی کو دکھائی ہی نہیں دیتی وہ جو چاہے کر سکتی ہے۔

چوکیدار کی تھوڑی سی تسلی ہو گئی۔

اُدھر ماریا گھوڑے پر سوار اسے سرپٹ دوڑاتی درگا دیوی کے مندر کے دوسری جانب والے جنگل میں آ گئی اس نے عنبر کو اسی جنگل میں داخل ہوتے دیکھا تھا یہ جنگل زیادہ گھنا نہیں تھا ایک پہاڑ کی ڈھلان پر جگہ جگہ درخت اور جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں ماریا نے گھوڑا لے کر جنگل کے اندر عنبر کو تلاش کرنا شروع کر دیا اسے ایک جگہ کچھ لوگوں کی باتیں سنائی دیں ماریا نے کان لگا کر سنا کچھ دور لوگ آپس میں باتیں کرتے اس کی طرف چلے آ رہے تھے ماریا نے جھاڑیوں کی اوٹ

میں نے دیکھا یہ راجہ کے چھ سات سپاہی تھے جو گھوڑوں پر سوار عنبر کی
تلاش میں آ رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے کہ مجرم ان کے ہاتھوں بچ
کر کہیں نہیں جا سکتا وہ یہیں کہیں جنگل میں ہے اور وہ اسے بہت جلد
گرفتار کر لیں گے.........ماریا چوکس ہو کر کھڑی ہو گئی اس نے
کمان میں تیر جوڑ لیا جب سپاہی اس کے قریب سے گزرنے لگے تو
اس نے نشانہ باندھ کر ایک سپاہی کی ران پر تیر چلا دیا تیر سپاہی کی
ران میں کھب گیا وہ چیخ مار کر گھوڑے پر سے گر پڑا دوسرے سپاہیوں
نے سپاہی کی طرف دیکھا اور پھر رک کر چاروں طرف تکنے لگے۔
چھپ جاؤ، دشمن یہیں کہیں تاک میں چھپا ہوا ہے۔
اس سے پہلے کہ سپاہی جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ میں چھپتے ماریا نے
دو تیر چلا کر دو اور سپاہیوں کو زخمی کر دیا سپاہیوں نے یونہی ہوا میں تیر
چلانے شروع کر دیے وہ حیران تھے کہ تیر جدھر سے آ رہے ہیں وہاں

کوئی انسان انہیں دکھائی کیوں نہیں دیتا ماریا ایک جگہ کھڑی ہو کر تو حملہ نہیں کر رہی تھی چونکہ وہ کسی کو دکھائی نہیں دے رہی تھی اس لئے وہ اس بات کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی وہ جھاڑیوں میں سے نکل کر سپاہیوں کے عقب میں آ گئی چار سپاہی زخمی حالت میں زمین پر پڑے تھے اور ان کے جسموں سے خون بہہ رہا تھا باقی سپاہیوں میں سے تین مورچے سنبھالے درختوں کی آڑ میں بیٹھے تھے اور دو ان جھاڑیوں کی طرف رینگ رہے تھے جہاں ان کے خیال میں ماریا چھپی ہوئی تھی۔

ماریا تو ان کے پیچھے چپ چاپ گھوڑے پر بیٹھی تھی وہ کمان میں تیر جوڑ ہی رہی تھی کہ اس کا گھوڑا زور سے ہنہنایا۔

اس کی آواز پر چاروں سپاہیوں نے ایک دم پلٹ کر پیچھے دیکھا اور چاروں تیر اکٹھے چلا دیئے اگر ماریا گھوڑے پر جلدی سے جھک نہ جاتی

تو چاروں کے چاروں تیروں نے اس کی گردن چھلنی کر دی تھی یہ تیر اس کی گردن کے قریب سے ہو کر آگے نکل گئے ماریا نے آہستہ سے جھکے جھکے گھوڑے کو دوسری طرف درختوں کے پیچھے کھڑا کر دیا سپاہی بڑے حیران تھے کہ گھوڑے کی آواز کہاں سے آئی تھی اور اگر آواز آئی تھی تو گھوڑا کہاں ہے۔؟ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ماریا نے ایک تیر جوڑ کر چھوڑ دیا ایک اور سپاہی اپنا پیٹ پکڑ کر گر پڑا ماریا نے دوسرا تیر چھوڑا جو دوسرے سپاہی کی ٹانگ میں لگا اور اسے بھی زخمی کر گیا تیسرے تیر نے تیسرے سپاہی کو زخمی کیا اور ابھی وہ چوتھا تیر چھوڑنے ہی والی تھی کہ چوتھا سپاہی وہاں سے اٹھ دوڑا۔

اس نے جنگل میں اپنے باقی ساتھیوں کو خبردار کیا کہ دشمن کی بھاری تعداد جنگل میں چھپی ہوئی ہے اس لئے فوراً وہاں سے نکل چلو یہ آواز سن کر زمین پر رینگنے والے سپاہی بھی اٹھ کر ایک طرف کو بھاگنے لگے

میدان خالی پا کر ماریا نے عنبر کی تلاش شروع کر دی اب صبح کا اُجالا ہر طرف پھیلنے لگا تھا......اب تک چاندنی رات میں اُسے ہر شے دھندلی دھندلی دکھائی دے رہی تھی سورج طلوع ہوا تو ماریا نے زمین پر عنبر کے گھوڑے کے نشان دیکھے۔

وہ ان نشانوں کے ساتھ ساتھ چل پڑی کافی دور جا کر نشان ایک طرف کو گھوم گئے ماریا بھی اسی طرف کو گھوم گئی ایک چشمے کے پاس اسے عنبر کا گھوڑا درختوں میں گم ہوتا دکھائی دیا ماریا نے عنبر کو آواز دی۔

عنبر بھائی رک جاؤ۔

عنبر اسی جگہ رک گیا۔ ماریا اس کے پاس آ گئی اس نے عنبر کو بتایا کہ سپاہی بھاگ گئے ہیں لہٰذا انہیں اب فوراً قلعے والی غار میں چل کر پناہ لینی چاہیے کیونکہ دن چڑھ گیا ہے اور سارے شہر میں ان کی تلاش شروع ہو گئی۔

عنبر نے کہا۔

لیکن ماریا بہن میں تمہاری طرح غائب نہیں ہوں مجھے تو گھوڑے پر سوار سب لوگ دیکھ لیں گے کیونکہ بستی کے دوسری جانب والے پہاڑوں میں جانے کے لئے ہمیں ہر حالت میں بستی میں سے ہو کر گزرنا پڑے گا۔

ماریا نے کہا۔

بھائی تم میرے گھوڑے پر آ کر میرے ساتھ بیٹھ جاؤ اس طرح تم بھی غائب ہو جاؤ گے۔

عنبر کو یہ تجویز بہت پسند آئی اس نے اپنا گھوڑا وہیں جنگل میں چھوڑا اور خود ماریا کے ساتھ اس کے گھوڑے پر بیٹھ گیا ماریا کے گھوڑے پر بیٹھتے ہی وہ بھی ماریا اور اس کے گھوڑے کے ساتھ غائب ہو گیا اب انہوں نے بستی کی طرف چلنا شروع کر دیا بستی میں ہر طرف ایک افراتفری

سی مچی ہوئی تھی ہر شخص کی زبان پر یہی جملہ تھا کہ شاہی چور بھاگ گئے
ہیں اور راجہ خود ان کی تلاش میں نکل آیا ہے۔

ملک چین کا سفر

وہ چاندنی رات درگا دیوی کے مندر پر قیامت کی رات تھی۔
دیوی کی مورتی چوری کرنے والے ملزموں کو سزا سے بچ کر بھاگ
جانا بڑے ہی شگون کی بات تھی سارے مندر میں ہاہا کار مچی ہوئی

تھی۔ پجاری پاگلوں کی طرح ادھر اُدھر پھر رہے تھے کسی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی کہ اصل بات کیا ہوئی ہے جس پجارن نے کا دمبری کو اپنی کوٹھڑی میں پناہ دے رکھی تھی وہ بھی پریشان تھی اس نے کا دمبری کے پاس آ کر کہا۔

غضب ہو گیا بیٹی، شاہی چور پھر بھاگ گئے۔

کا دمبری وہاں سے بھاگنے کی تیاریاں کر رہی تھی کیونکہ اسے شبہ ہو گیا تھا کہ مندر کے پجاری کو اس پر شک پڑ چکا ہے کہ یہ عورت چوروں کی ساتھی ہے جب پجارن نے اسے آ کر بتایا کہ ملزم بھاگ گئے ہیں تو اس نے خوش ہو کر کہا۔

یہ تو بہت اچھا ہوا۔

پجارن حیران سے کا دمبری کو دیکھنے لگی کہ یہ کیسی عورت ہے جو شاہی ملزموں کے فرار پر خوش ہو رہی ہے وہ چپکے سے وہاں سے چلی گئی اس

نے جا کر بڑے پجاری کو ساری بات سنا دی پجاری کو شک تو پہلے ہی تھا اب اسے بالکل یقین ہو گیا کہ یہ عورت بھی چوروں کے ساتھ ملی ہوئی تھی اس نے کادمبری کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کر لیا اس نے فوراً اپنے ایک ساتھی پجاری کو ہمراہ لیا اور کادمبری کی کوٹھڑی میں پہنچ گیا کادمبری ناگ کی لاش کی صندوقچی کو پکڑے دروازے سے باہر نکل رہی تھی کہ بٹے کٹے پجاریوں نے اسے پکڑ لیا کادمبری کے منہ میں انہوں نے کپڑا ٹھونس کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ ڈالے اور نیچے لے جا کر ایک تہہ خانے میں بند کر دیا کادمبری نے ناگ کی صندوقچی کو جلدی سے تخت کے نیچے کر دیا تھا پجاری کا خیال تھا کہ وہ ابھی کادمبری کو قید میں رکھے گا جب راجہ کے سپاہی ملزموں کی تلاش میں ناکام ہو جائیں گے تو وہ کادمبری کو نکال کر راجہ کے حضور پیش کر دے گا اور یوں اس سے بہت بڑا انعام حاصل کرے گا۔

اُدھر ماریا، عنبر کو اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھائے پرانے قلعے کے عقبی

ٹیلے پر آ گئی یہاں جھاڑیوں میں غار کا دروازہ تلاش کرنے میں اسے

کوئی وقت نہ ہوئی کیلاش اور چوکیدار ماریا اور عنبر کو دیکھ کر بہت خوش

ہوئے ماریا نے کہا۔

تم لوگ اب یہاں کچھ دیر آرام کرو میں اب درگا دیوی کے مندر میں

جا کر کا دمبری کو لے آؤں وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔

کیلاش نے کہا۔

ہوشیار ہو کر جانا بہن ماریا، درگا دیوی کا مندر تو بڑی خطرناک جگہ ہے

وہاں تو سب ہماری جان کے دشمن پھر رہے ہوں گے۔

عنبر نے کہا۔

تم شاید یہ بھول گئے ہو کہ ماریا سب کو دیکھ سکتی ہے مگر اسے کوئی نہیں

دیکھ سکتا۔

ماریا گھوڑے کو لے کر غار سے باہر نکل گئی۔

سورج کافی چڑھ آیا تھا ہر طرف روشن دھوپ پھیلی ہوئی تھی ماریا گھوڑے پر سوار ہوگئی اس نے درگا دیوی کے مندر کی طرف رخ کرلیا وہ کوشش کررہی تھی کہ گھوڑے کو قدم قدم چلائے اور گھاس کے میدان میں سے گزرے تاکہ اس کے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز پیدا نہ ہو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ لوگ گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سن کر چونک کر دیکھتے تھے کہ گھوڑ سوار کہاں ہے۔؟ گھوڑا کہاں ہے؟ آواز آ رہی ہے اور گھوڑا سوار غائب ہے گھوڑا غائب ہے بستی کے قریب جا کر ماریا نے ایک سنسان سی سڑک پر چلنا شروع کر دیا یہاں لوگ بہت کم آجا رہے تھے اور یہ سڑک جھیل کے گرد چکر کاٹ کر درگا دیوی کے مندر کو چلی گئی تھی ماریا تھوڑی دیر بعد مندر کے بڑے دروازے کے سامنے درختوں کے جھنڈ میں کھڑی تھی۔

اس نے بڑے آرام سے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھا اور خود پجاری کی کوٹھڑی کے دروازے کے پاس آ کر ٹھہر گئی اس نے دروازے کو ذرا سا دبایا دروازہ اندر سے بند تھا وہ کچھ دیر سوچتی رہی کہ شاید کادمبری سو رہی ہے کیونکہ یقیناً رات کو وہ ماریا وغیرہ کے انتظار میں جاگتی رہی ہو گی ماریا نے دروازے پر دستک دی اندر سے کوئی آواز نہ آئی ماریا نے ذرا رک کر زیادہ زور سے دستک دی دستک دے کر وہ ایک طرف کو ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

اتنے میں اندر سے پجارن نے دروازہ کھولا اور باہر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی باہر کوئی نہیں تھا ماریا نے موقع غنیمت جانا اور جلدی سے کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گئی پجارن بھی دروازہ بند کر کے کوٹھڑی میں آ گئی۔

ماریا نے اندر آ کر دیکھا کہ کادمبری وہاں موجود نہیں ہے وہ کچھ پریشان سی ہو گئی کیونکہ وہاں اُسے کادمبری کا کوئی معمولی سا لباس بھی

دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ سوچنے لگی کہ کا دبری کہاں جا سکتی ہے۔؟

وہ پجارن سے بھی نہیں پوچھ سکتی تھی پجارن تھوڑی دیر اندر رہ کر باہر نکل گئی اب ماریا کمرے میں اکیلی تھی اس نے تلاشی لینی شروع کر دی کا دبری کا ایک بھی لباس اس کی ایک بھی نشانی وہاں پر موجود نہیں تھی ماریا کو یہ خیال نہ آیا کہ وہ تخت پوش کے نیچے بھی دیکھ لے کہ وہاں ناگ کی لاش والی صندوقچی پڑی ہوئی تھی اس وقت اس کا خیال صرف کا دبری کی طرف لگا ہوا تھا۔

ماریا کو یقین ہو گیا کہ کا دبری وہاں نہیں ہے تو اسے خیال آیا کہ شاید وہ اس کی تلاش میں قلعے کے ٹیلے والے غار کی طرف نہ چل پڑی ہو ماریا باہر نکل کر گھوڑے پر سوار ہوئی اور گھوڑا سرپٹ دوڑاتے ہوئے غار میں پہنچ گئی راستے میں لوگوں نے ڈر کر سڑک چھوڑ دی جب انہوں نے دیکھا کہ دوڑتے ہوئے گھوڑے کی آواز ان کے قریب

سے ہو کر گزر گئی ہے لیکن گھوڑا کہیں نظر نہیں آیا تو وہ اور زیادہ دہشت زادہ ہو گئے غار میں آ کر سب سے پہلا سوال ماریا نے یہ پوچھا کہ کادمبری تو نہیں آئی۔؟

عنبر نے کہا۔

نہیں وہ تو یہاں نہیں آئی۔

اب سب کو فکر ہونے لگا کہ وہ کہاں چلی گئی جب ماریا نے عنبر کو بتایا کہ ناگ کی لاش بھی کادمبری کے پاس ہی تھی تو عنبر کو تشویش لگ گئی اس نے پوچھا۔

ماریا تم نے کمرے میں ناگ کی لاش والی صندوقچی کو دیکھا تھا۔؟ نہیں میں نے اسے دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا۔

عنبر نے کہا۔

کاش تم صندوقچی کو دیکھ لیتیں اگر صندوقچی وہاں پر موجود تھی تو اسے

تمہیں اپنے ساتھ لے آنا چاہیے تھا کیونکہ میرا خیال ہے کہ اگر

کادمبری کو کسی نے اغوا کیا ہے تو وہ صندوقچی ساتھ نہیں لے گئی ہوگی

اور اگر صندوقچی وہاں پر نہیں ہے تو ضرور وہ اپنی مرضی سے کہیں چلی گئی

ہے۔

بات بڑی معقول تھی ماریا انہی قدموں واپس درگا دیوی کے مندر کی

طرف چل پڑی۔

دوسری طرف پجارن کسی کام سے دوبارہ کمرے میں آئی تو اس کی نظر

تخت پوش کے نیچے رکھی ہوئی صندوقچی پر پڑ گئی اس نے صندوقچی کو

باہر نکال لیا اسے پجارن نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے جو ڈھکنا

کھولا تو اندر پانی میں ڈوبی ہوئی سانپ کی لاش پڑی تھی پہلے تو

پجارن سہم گئی پھر اس نے صندوقچی کو اسی طرح بند کر کے دوسرے

کمرے کی پچھلی کوٹھڑی میں رکھ دیا کیونکہ وہاں سانپ کو ہلاک کرکے دفن کرنا بہت بڑا گناہ سمجھا جاتا تھا۔

پجارن سانپ کی لاش کو کوٹھڑی میں رکھ کر مندر میں پوجا کرنے چلی گئی ٹھیک اسی وقت ماریا کوٹھڑی کی کھڑکی میں سے کود کر کمرے میں آ گئی اور اس نے آتے ہی کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی اس نے چپہ چپہ چھان مارا لیکن اسے ناگ کی لاش والی صندوقچی کہیں نظر نہ آئی۔

اس سے ماریا نے یہی نتیجہ نکالا کہ کادمبری کو اغوا نہیں کیا گیا بلکہ وہ اپنی مرضی سے کہیں گئی ہے وہ واپس جانے کی سوچ ہی رہی تھی کہ موٹا تازہ پجاری اپنی موٹی توند پر ہاتھ پھیرتا ڈکار پر ڈکار مارتا کمرے میں آیا اور ایک دیگچی میں سے سوکھے چاول نکال کر تھالی میں ڈالنے لگا موٹا پجاری تھالی میں چاول بھی ڈال رہا تھا اور ساتھ ساتھ گانا بھی گا رہا تھا۔

ماریا چپکے سے باہر جانے لگی تو اس کے پاؤں سے ٹکرا کر ایک لوٹا اُلٹ گیا سارا پانی فرش پر بہہ گیا موٹے پجاری نے لوٹے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تم کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا کہ الٹ گئے۔

ماریا کو یوں محسوس ہوا جیسے موٹا پجاری لوٹے کو نہیں بلکہ اسے گالیاں دے رہا ہے اس نے زمین پر سے ایک رسی کا ٹکڑا اٹھایا اور اس پجاری کے سر پر دے مارا پجاری تو ڈر کر پرے کھڑا ہو گیا ماریا نے بڑے آرام سے اس کے سامنے جا کر اس کے پھولے ہوئے پیٹ پر ایک مکا جڑ دیا، پجاری ہائے کہہ کر زمین پر بیٹھ گیا اور لوٹ پوٹ ہونے لگا ماریا نے کہا۔

موٹے پجاری یہاں ایک لڑکی رہتی تھی وہ کہاں ہے۔؟

اتفاق سے اس پجاری کو کوئی علم نہ تھا کہ کا دمبری کہاں ہے اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

اے آکاش کی دیوی میں بالکل نہیں جانتا کہ یہاں کوئی لڑکی رہتی تھی اس وقت وہ کہاں ہے۔؟ میں اس مندر میں نیا نیا آیا ہوں۔

ماریا نے اس کی ننگی کھوپڑی پر چپت مار کر کہا۔

بھاگ جاؤ یہاں سے۔

پجاری بھاگنے لگا تو ماریا نے گرج کر کہا۔

اُدھر سے نہیں ادھر سے بھاگو۔

موٹا پجاری دروازے کی بجائے کھڑکی میں سے باہر کودا تو گیند کی طرح باہر لڑھک گیا ماریا اس کی حالت پر ہنس پڑی کہ کس قدر بزدل ہے یہ پجاری، بہر حال وہ سمجھ گئی کہ کا دمبری یقیناً اپنی مرضی سے کہیں گئی ہے مگر سوال یہ تھا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے اگر وہ اپنی مرضی سے گئی ہے تو اسے پرانے قلعے کی طرف آنا چاہیے تھا لیکن وہ ادھر ابھی تک نہیں آئی تھی خدا جانے پھر وہ کہاں تھی۔؟ وہ کوٹھڑی سے باہر نکل آئی

باہر موٹے پجاری نے شور مچا دیا کہ اندر درگا دیوی کی روح آئی ہوئی ہے سارے پجاری جمع ہو گئے اور پجارن کے کمرے کو دیکھ کر جے دیوی کے نعرے لگانے لگے ماریا ان حالات سے پریشان ہو گئی۔

بہر حال وہ کمرے سے باہر آ گئی ظاہر ہے اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا پھر بھی چونکہ وہاں ہجوم بہت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے خطرہ تھا کہ وہ کسی سے ٹکرا نہ جائے وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہی تھی بچتی بچاتی مندر سے باہر کی طرف چل پڑی اتفاق سے وہ ایک سوکھے ساکھے پجاری سے ٹکرا گئی پجاری نے شور مچا دیا۔

جے دیوی میا، جے دیوی درگا میا۔

لوگ اس کی طرف بھاگے اگر ماریا تیزی سے دوسری طرف نہ بھاگ جاتی تو یقیناً وہ لوگوں میں گھر جاتی اور پجاری عقیدت کے مارے اسے پکڑ کر رو ہیں بیٹھ جاتے اور پھر خدا جانے اس کے ساتھ کیا سلوک

کرتے وہ لپک کر مندر کی ڈیوڑھی میں آ گئی یہاں بھی بہت سے پجاری جمع تھے ماریا کو دروازے میں سے نکلنے کے لئے کچھ دیر دیوار کے ساتھ لگ کر انتظار کرنا پڑا مندر سے باہر آ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور بھاگ کر اس مقام پر آ گئی جہاں اس کا گھوڑا بندھا تھا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ گھوڑا دوڑاتی پجاریوں کے قریب سے ہو کر گزر گئی پجاری گھوڑے کی آواز سن کر خوشی سے نعرے لگانے لگے ماریا اب ان کی پہنچ سے باہر ہو چکی تھی غار میں پہنچ کر ماریا نے عنبر اور کیلاش کو سارے حالات سے باخبر کر دیا کیلاش نے کہا۔

اگر ناگ کی لاش وہاں نہیں ہے تو ضرور کا دمبری اپنی مرضی سے وہاں سے گئی ہے اسے کسی نے اغوا ہرگز نہیں کیا۔

عنبر نے کہا۔

ہو سکتا ہے جس نے کا دمبری کو اغوا کیا ہو وہ ناگ کی لاش والی صندوقچی

بھی ساتھ لے گیا ہو۔

اس پر سب خاموش ہو گئے ماریا کہنے لگی۔

مگر کمرے میں ایسے کوئی آثار نہیں تھے کہ کادمبری کو کوئی شخص زبردستی پکڑ کر لے گیا ہو۔

عنبر نے کہا۔

بہرحال ہمیں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ کادمبری کو اغوا بھی کیا جا سکتا ہے۔

ماریا نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ کادمبری کے بغیر وہ لوگ یہاں سے کیونکر واپس جائیں گے کیلاش نے کہا۔

اگر ہم اسی جگہ بیٹھے رہے تو ہمیں دوبارہ گرفتار کیا جا سکتا ہے کیونکہ راجہ کے سپاہی بستی کے اردگرد سارے علاقے کو کھنگال رہے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ان پہاڑیوں میں بھی ضرور آئیں گے۔

چوکیدار نے کہا۔

کیلاش بھائی کا خیال درست ہے راجہ کے سپاہی بہت ہوشیار اور لومڑ کی طرح مکار ہیں وہ ہمیں تلاش کرتے ہوئے اس پرانے ٹکسال کے غار کو کبھی نہیں بھولیں گے وہ ایک آدھ روز میں یہاں پہنچ جائیں گے اور اگر ہم اسی جگہ بیٹھے رہے تو وہ ہمیں ضرور پکڑ لیں گے۔

عنبر نے کہا۔

تم لوگ ٹھیک کہتے ہو ماریا، میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے جتنی جلدی ہو سکے نکل جانا چاہیے۔

پھر اس نے چوکیدار سے پوچھا کہ اس کی نگاہ میں یہاں کوئی اور ایسی جگہ ہے جہاں چھپ کر وہ کادمبری کی واپسی کا انتظار کر سکیں چوکیدار نے ہاتھ کانوں پر لگا کر کہا۔

دیوتاؤں کے لئے یہاں کسی اور جگہ رہنے کے بارے میں ہرگز ہرگز

نہ سوچیں یہ بستی اب ہمارے لئے قاتلوں کی بستی بن گئی ہے اس شہر کی زمین ہم پر تنگ ہو چکی ہے یہاں کا بچہ بچہ ہمارا دشمن بن چکا ہے یہاں سے ہمیں فوراً کسی دوسرے ملک کی طرف چلے جانا چاہیے۔

عنبر کیلاش اور ماریا رات کو ایک جگہ بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ وہ اگر کا دیری کو قسمت کے حوالے کر بھی دیں تو وہ وہاں سے کس طرف کو کوچ کریں ماریا کہنے لگی۔

یہ علاقہ ہمارے لئے اجنبی ہے ہم شمال کی طرف جائیں گے تو بھی کھاٹ منڈو ملک کا راجہ ہمیں گرفتار کر لے گا کیونکہ وہ اس راجہ کا بھائی ہے۔

کیلاش کہنے لگا۔

کیوں نہ ہم ملک چین کی طرف چلے چلیں۔؟

یہ خیال سب کو اچھا لگا عنبر نے ماریا کی طرف دیکھا ماریا نے بھی اس

خیال کو پسند کیا کہ ملک چین میں انہیں کچھ عرصے کے لئے پناہ مل سکتی ہے جب حالات معمول پر آ جائیں گے تو وہ واپس آ سکتے ہیں چوکیدار نے کہا۔

میں آپ کے ساتھ اتنی دور نہیں جا سکتا راستے میں ایک چھوٹا سا شہر سکم آتا ہے وہاں میرا ایک ماموں شاہی مندر میں یاتریوں کا سیوادار ہے میں وہاں آپ سے الگ ہو جاؤں گا۔

کیلاش بولا۔

بلکہ ہمارا پہلا پڑاؤ ہی سکم شہر میں ہوگا ہم تمہیں وہاں چھوڑتے جائیں گے۔

ماریا نے پوچھا۔

کیا ہم سکم کے شہر میں ہی قیام نہیں کر سکتے۔؟

کیلاش نے کہا۔

سکم ایک چھوٹا سا شہر ہے وہاں اگر ہم سب اکٹھے رہے تو پہچان لیے جائیں گے ہمیں چوکیدار کو وہاں چھوڑ کر آگے نکل جانا ہوگا۔

انہوں نے اگلے روز صبح منہ اندھیرے وہاں سے کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیا کیلاش جو کہ اس علاقے سے پوری طرح واقف تھا ان کا گائیڈ بن گیا اس نے بتایا کہ وہ اس غار کے اندر ہی اندر چل کر جنوب مشرق کی جانب ایک خشک جھیل کے دہانے پر لے گیا۔

سکم کی بستی

انہوں نے خشک جھیل عبور کر لی۔

وہ چھپتے چھپاتے جنوب مشرقی پہاڑیوں کی گھاٹیوں کی جانب سفر کر رہے تھے ابھی وہ نندن سر کے راجہ کے ملک میں تھے انہیں ہر وقت پکڑے جانے کا اندیشہ تھا کیلاش اور چوکیدار کا رنگ ابھی تک زرد تھا سب سے زیادہ موت کا خوف ان دونوں کو تھا کیونکہ ماریا غائب تھی وہ کسی کو نظر نہیں آتی تھی اور عنبر کو کوئی مار نہیں سکتا تھا اگر کسی کی جان پر بنی ہوئی تھی تو وہ چوکیدار اور کیلاش تھے اگرچہ ماریا گھوڑے پر سواران کے آگے آگے نگرانی کر رہی تھی پھر بھی انہیں خوف تھا کہ کسی پہاڑی پر سے اچانک راجہ کے مکار سپاہی نیچے نہ اتر پڑیں اس لیے کیلاش اور چوکیدار برابر پہاڑی ڈھلانوں پر خوف زدہ نظروں سے دیکھتے جا

رہے تھے۔

مگر وہ خیریت سے میدانی علاقے سے نکل کر گھاٹیوں کے سلسلے میں داخل ہو گئے اگرچہ یہ گھاٹیاں دونوں طرف سے اونچے اونچے پہاڑی ٹیلوں سے گھری ہوئی تھیں اس کے باوجود یہاں خطرہ زیادہ قریب آ گیا تھا اگر کسی ٹیلے کے اوپر سے سپاہیوں کی نگاہ ان پر پڑ جاتی تو وہ بڑی آسانی سے تیر چلا کر انہیں ہلاک کر سکتے تھے دوسری مصیبت یہ تھی کہ وہ لوگ یہ سفر پیدل طے کر رہے تھے ان میں سے صرف ماریا کے پاس اپنا گھوڑا تھا ان کے پاؤں پتھروں پر چل چل کر چھلنے لگے تھے عنبر تو ان زخموں سے محفوظ تھا مگر چوکیدار اور کیلاش کے پیروں سے خون رسنے لگا تھا مگر جان کو بچانے کا خیال انہیں تیز تیز چلا رہا تھا آخر وہ ایک جگہ تھک کر بیٹھ گئے عنبر اور ماریا نے ان کے پیر دیکھے تو انہیں بڑا صدمہ ہوا ماریا نے کہا۔

تم دونوں میرے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ میں کچھ دور پیدل چلوں گی اگلے پڑاؤ پر گھوڑوں کا بندوبست کر لیں گے۔

کیلاش اور چوکیدار نے اوپر اوپر سے انکار کیا اور پھر جھٹ چھلانگ لگا کر ماریا کے گھوڑے پر سوار ہو گئے اب عنبر اور ماریا ان کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے لگے گھوڑے پر سوار ہو کر ماریا کافی آگے جا کر ان کی نگرانی کر سکتی تھی لیکن اب وہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے پر مجبور تھی بہر حال یہ سفر جاری رہا اور خوش قسمتی سے راجہ کا ایک بھی سپاہی ادھر نہ آیا حالاں کہ وہ شکاری کتوں کی طرح اردگرد کے علاقے میں منڈلا رہے تھے۔

تیسرے پہر وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے گھاٹیوں کا سفر ختم ہو گیا یہاں ایک خشک جھاڑیوں کا میدان شروع ہو گیا۔ جو کافی دور کھڑے پہاڑوں کے دامن تک چلا گیا تھا کیلاش نے بتایا کہ اس

پہاڑ کے دوسری جانب سکم کا شہر ہے انہوں نے آدھا میدان عبور کیا تھا کہ ماریا کی ایڑیوں سے خون ٹپکنے لگا اس میدان میں کانٹے اور چھوٹے چھوٹے پتھر بہت تھے کیلاش اور چوکیدار نے گھوڑے سے اتر کر کہا۔

ماریا بہن۔ تم گھوڑے پر سوار ہو جاؤ ہم تمہارے پاؤں سے خون رستا نہیں دیکھ سکتے۔

ماریا راضی نہ ہوئی مگر عنبر اور کیلاش نے اسے زبردستی گھوڑے پر سوار کر دیا لیکن یہ صورت حال زیادہ دیر تک نہ رہ سکتی تھی.......... میدان کانٹے دار جھاڑیوں سے اٹا پڑا تھا لازمی تھا کہ کہیں سے گھوڑوں کا بندوبست کیا جائے وہ پیدل ہونے کی وجہ سے سست رفتاری سے سفر کر رہے تھے انہیں راستے میں ہی شام ہو گئی وہ ایک چھوٹے سے ٹیلے کے پاس رک گئے یہاں انہوں نے پتھروں کو رگڑ کر آگ جلائی

ساتھ لائی ہوئی خشک مچھلی کو بھون کر کھایا اور پانی پیا عنبر نے کہا۔
میرا خیال ہے ہمیں رات اسی مقام پر بسر کرنی چاہیے کیلاش تمہارا کیا خیال ہے کیا ہم دشمنوں کے خطرے سے محفوظ ہیں۔؟
کیلاش نے کہا۔
پوری طرح محفوظ نہیں ہیں یہ ہم نے آگ جلا رکھی ہے اسے دیکھ کر دور دور سے سپاہیوں کو ہماری خبر ہو سکتی ہے ویسے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل کر سکم کے علاقے میں داخل ہو جائیں راجہ کے سپاہی بڑے ہوشیار اور مکار ہیں وہ دشمن کی دور ہی سے بو سونگھ لیتے ہیں۔
انہوں نے آگ کو فوراً پانی ڈال کر بجھا دیا عنبر نے کہا۔
یہ تو ٹھیک ہے کیلاش، مگر سوال یہ ہے کہ تم لوگ پیدل کتنی دور تک چل سکو گے ماریا اور تم دونوں کے پاؤں زخم کھا کھا کر سوج گئے ہیں ظاہر

ہے تم لوگ زخمی حالت میں تو سفر نہیں کر سکتے۔

کیلاش نے کہا۔

مگر یہاں سے ہمیں کوئی سواری بھی تو نہیں مل سکتی۔

چوکیدار بولا۔

یہاں کبھی کبھی چرواہے اپنے بھینسے چرانے نکل آیا کرتے ہیں اگر کوئی چرواہا مل جائے تو ہم اس سے ایک دو بھینسے خرید کر اس کی سواری بنا سکتے ہیں۔

ماریا بولی۔

اور اگر چرواہے کی جگہ کوئی سپاہی آ گیا تو کیا ہوگا۔؟

کیلاش نے سہم کر کہا۔

بھگوان کے لئے ایسا نہ کہو بہن میرا تو دم نکل جائے گا کمبخت زمین میں گاڑ کر سر قلم کرتے ہیں تڑپنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔

حقیقت یہ تھی کہ راجہ کے دو سپاہیوں نے دور سے آگ جلتی دیکھ کر دشمن کی بو سونگھ لی تھی اور وہ ٹیلوں کی آڑ میں گھوڑے دوڑاتے ان لوگوں کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے کیلاش عنبر ماریا اور چوکیدار کو اس کی کچھ خبر نہ تھی وہ بڑے آرام سے ٹیلے کے پاس زمین پر بیٹھے رات بسر کرنے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے عنبر نے کہا۔

ماریا تم ذرا ٹیلے پر چڑھ کر ارد گرد نظر تو ڈالو کوئی دشمن ہماری تاک میں ہو۔

ماریا ٹیلے پر چڑھ گئی جوں ہی اس نے سر اٹھایا کیا دیکھتی ہے کہ دو سپاہی ڈوبتے سورج کی سنہری روشنی میں ان کی طرف گھوڑے دوڑائے چلے آ رہے ہیں وہ جلدی سے نیچے آئی اور اس نے آتے ہی سب کو خبردار کر دیا کہ دشمن آ رہا ہے عنبر نے کیلاش اور چوکیدار کو ٹیلے کی اوٹ میں ایک جگہ چھپا دیا ماریا دوسری جانب جھاڑیوں کے پاس کھڑی ہو

گئی عنبر اسی جگہ بجھی ہوئی آگ کے پاس بیٹھا رہا اتنے میں گھوڑوں

کے ٹاپوں کی آواز قریب آ کر رک گئی دو وحشی چہروں اور خونی آنکھوں

والے سپاہی گھوڑوں پر سے اتر کر عنبر کے پاس آئے اسے جھک کر

دیکھا اور سر کے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اس نے

خوشی سے چلا کر کہا۔

یہ تو شاہی چور ہے۔

دوسرا سپاہی لپک کر عنبر کے قریب آیا اور اسے ایک نظر دیکھ کر بولا۔

تم ٹھیک کہتے ہو یہ تو وہی شاہی مفرور مجرم ہے جس کی ہمیں تلاش تھی

اسے فوراً گرفتار کر لو۔

انہوں نے عنبر کو پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ رسیوں سے باندھنا شروع کر

دیئے عنبر نے کہا۔

اگر تم لوگ مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں اتنی دولت دوں گا کہ ساری عمر

تمہارے بچوں کو بھی دولت کی حسرت باقی نہ رہے گی۔

اس پر سپاہیوں نے قہقہہ لگایا ایک نے کہا۔

تم ہمیں ورغلا نہیں سکتے ہم راجہ کے وفادار سپاہی ہیں ہم تمہیں گرفتار کر کے راجہ کے سامنے پیش کریں گے اور وہی انعام حاصل کریں گے جو راجہ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔

دوسرا کہنے لگا۔

تم ایک مفلس اور غریب مجرم ہو جس کے سر پر موت منڈلا رہی ہے تم ہمیں کیا دے رہے ہو۔

عنبر کے دونوں ہاتھ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے اس نے ذرا سے کوشش کے بعد اپنے ہاتھوں کی رسیاں توڑ ڈالیں اور بولا۔

تم لوگوں نے اس وقت بھی میری طاقت کو دیکھ لیا تھا جب جلاد مجھے مارنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس وقت بھی دیکھ رہے ہو جب کہ میں

نے تمہاری باندھی ہوئی رسی کو توڑ کر رکھ دیا ہے تم پر لازم ہے کہ میری

عزت کرو اور اپنی جان بچا کر یہاں سے بھاگ چلو، وگرنہ تمہیں

پچھتانا پڑے گا۔

عنبر کے اس شعبدے پر پہلے تو وہ دونوں سپاہی حیران ہوئے

پھر انہوں نے لوہے کی زنجیر نکال کر عنبر کے ہاتھوں میں ڈالنے کی

کوشش کی عنبر نے ہاتھ جھٹک دیا مگر دونوں مل کر اسے زنجیر میں جکڑ

چکے تھے انہوں نے عنبر کو زنجیریں ڈال کر گھوڑے کے پیچھے باندھ دیا

اور بولے۔

کہو اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔؟

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

میرا خدا اب بھی میرے ساتھ ہے اور وہی مجھے بچائے گا۔

اب ماریا آگے بڑھی اس نے پیچھے سے ایک سپاہی کے نیام سے اس

کی تلوار کھینچ لی سپاہی نے چونک کر پیچھے دیکھا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا اس کی تلوار نیام سے غائب ہو چکی تھی دوسرے سپاہی نے تلوار نکالنے کی کوشش کی تو ماریا نے ایک بھرپور وار کر کے اس کا ایک بازو کاٹ کر رکھ دیا سپاہی ہڑبڑا کر گر پڑا۔

ماریا نے بلند آواز میں کہا۔

اگر تم دونوں کو اپنی جان عزیز ہے تو اب بھی وقت ہے یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ ایک پل کے اندر اندر تم دونوں کی لاشیں یہاں تڑپ رہی ہوں گی۔

دوسرے سپاہی نے غیب کی آواز سنی تو تھر تھر کانپنے لگا اور گھوڑے پر سوار ہو کر بولا۔

ہم ابھی چلے جاتے ہیں۔

پھر اس کا ساتھی سپاہی بھی گھوڑے پر سوار ہوا اس کے کٹے ہوئے بازو

سے خون بہہ رہا تھا دوسرے ساتھی نے اس کے بازو کے گرد کپڑا لپیٹ دیا اور دونوں وہاں سے ایسے دم دبا کر بھاگے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ماریا نے عنبر کی زنجیریں کھول دیں اب چوکیدار اور کیلاش بھی اوٹ میں سے نکل کر ان کے پاس آ گئے وہ بڑے خوش تھے کہ دشمن نے ان پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر بھاگ گیا وہ دوبارہ اپنے سفر پر چل پڑے شام ہونے سے پہلے پہلے انہوں نے خشک جھاڑیوں والا میدان عبور کر لیا اب ان کے سامنے پہاڑ کے دامن میں ایک بہت بڑا دریا بہہ رہا تھا سورج غروب ہو رہا تھا جس کی سنہری کرنیں دریا میں پڑ کر اس کے پانی کو سرخ بنا رہی تھیں۔

کیلاش نے کہا کہ کچھ دور آگے جا کر رسوں کا پل بنا ہوا ہے اس پل پر سے اس دریا کو عبور کیا جا سکتا ہے سب لوگ دریا کے الٹے رخ اوپر کی

طرف روانہ ہو گئے یہاں پہاڑی سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا تھا جگہ جگہ چھوٹے بڑے پتھر بکھرے پڑے تھے دریا پار ایک بہت عظیم الشان پہاڑ کھڑا تھا کیلاش نے بتایا کہ یہی وہ پہاڑ ہے جس کے دوسری جانب شہر سکم واقع ہے جہاں چوکیدار نے رک جانا تھا کافی دور اوپر چلنے کے بعد انہیں ایک جگہ رسوں کا پل بنا ہوا نظر آیا۔

یہ پل کچھ رسوں کو آپس میں ملا کر بنایا گیا تھا اور دریا کے دونوں کناروں پر کھڑی چٹانوں سے باندھ کر ایک دوسرے سے ملا دیا گیا تھا عنبر نے پل پر قدم رکھا تو وہ ڈولنے لگا کیلاش ڈر کر پیچھے ہٹ گیا چوکیدار نے کہا۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ پل بہت مضبوط ہے کئی سالوں سے یہاں کے لوگ اسی پل پر سے ہی دریا کو پار کرتے چلے آ رہے ہیں یہ اگرچہ ڈولتا ہے مگر خطرناک بالکل نہیں ہے۔

سب سے پہلے عنبر اور ماریا نے پل پر قدم رکھا اس کے بعد کیلاش اور چوکیدار چلے آئے رسوں کا پل ڈولنے لگا نیچے جھاگ اڑاتا دریا کا پانی بڑی تیزی سے بہہ رہا تھا وہ قدم بقدم چلتے رسوں کو پکڑتے پل پر سے گزرنے لگے چوکیدار عنبر اور ماریا پورے سکون اور اعتماد کے ساتھ چل رہے تھے جب کہ کیلاش اپنی عادت کے مطابق ڈر ڈر کر قدم اٹھا رہا تھا آخر پل عبور کر لیا گیا دوسرے کنارے پر پہنچ کر کیلاش نے خدا کا شکر ادا کیا اور زمین پر بیٹھ گیا پھر کہنے لگا۔

راجہ کے سپاہی اب زیادہ تعداد میں فوج بنا کر ہماری تلاش میں آئیں گے بہتر یہی ہے کہ ہم رسوں کا یہ پل کاٹ دیں تا کہ وہ ہمیں پھر کبھی گرفتار نہ کر سکیں۔

ماریا نے کہا۔

کیلاش، تم بہت بزدل ہو اور محض اپنی جان بچانے کی خاطر ہزاروں

لوگوں کو اس پل سے محروم کرنا چاہتے ہو کیا تمہیں معلوم ہیں کہ اس علاقے کے لوگ اسی پل کے ذریعے سے دریا کو عبور کرتے ہیں۔

عنبر نے بھی کہا۔

ماریا ٹھیک کہتی ہے ہم یہ پل کاٹ کر دریا میں گرا کر یہاں کے لوگوں کو مصیبت میں مبتلا نہیں کر سکتے۔

کیلاش بولا۔

اور اگر ہم پکڑے گئے تو کیا ہوگا۔؟

ماریا بولی۔

ہم کوئی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں کہ سپاہی ہمیں آسانی سے پکڑ لیں گے ہم اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں اپنی حفاظت کے لئے جدوجہد کر سکتے ہیں اور ایسا ہمیں کرنا بھی چاہیے اور پھر ہم یہاں سے چین کی طرف نکل جائیں گے سکم کے علاقے میں راجہ کی فوج داخل نہیں ہو سکتی۔

چوکیدار نے کہا۔

ماریا ٹھیک کہتی ہے کیلاش، یہاں سے سکم کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے

اس علاقے میں راجہ نندن سر کی فوج بغیر اجازت کے نہیں آ سکتی۔

اور اگر وہ اجازت لے کر سکم آ گئی اور انہوں نے تمہیں پکڑ لیا تو تمہیں

کون بچائے گا۔؟

چوکیدار نے بڑی بہادری سے جواب دیا۔

دیکھا جائے گا میں اپنے بچاؤ کا بندوبست کر لوں گا لیکن اس پل کو نہیں

توڑوں گا میں یہاں کے غریب لوگوں کو محض اپنی جان بچانے کے

لئے اس پل کی سہولت سے محروم نہیں کر سکتا۔

کیلاش نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

اچھا بابا، نہ توڑو اس پل کو۔ اگر تم اپنی حفاظت کر سکتے ہو تو بے شک کر

لو میں تو صرف تمہاری بھلائی کے لئے کہہ رہا تھا۔

چاروں پل کے دوسرے کنارے پر ایک درے میں سے گزر کے پہاڑ کے دوسری طرف آ گئے یہاں ڈوبتے سورج کی سنہری روشنی میں سکم شہر کی بستی صاف نظر آ رہی تھی کچے مکان پہاڑی ڈھلان پر یہاں وہاں بکھرے پڑے تھے مکانوں میں سے کہیں کہیں دھوئیں کی پتلی لکیریں اوپر کو اٹھ رہی تھیں سوائے عنبر کے سب کی بھوک چمک اٹھی چوکیدار ان کو لے کر اپنے بھائی کے گھر آ گیا۔

چوکیدار کے بھائی کا گھر بستی کے ایک کنارے پر تھا ارد گرد انگوروں کا باغ تھا یہ سیاہ انگوروں کا باغ تھا اس باغ میں سیب اور خوبانی کے پیڑ بھی تھے چوکیدار کے بھائی نے ان سبھوں کو بڑی خوشی کے ساتھ باغ میں دستر خوان بچھا کر بٹھایا اور ان کی باجرے کی روٹی، ساگ اور انگوروں سے خاطر کی چوکیدار کا بھائی اپنے بھائی سے مل کر بڑا خوش ہوا چوکیدار نے اسے سارا ماجرا سنا دیا اس نے کہا۔

تم فکر نہ کرو یہاں نندن سر کے سپاہیوں کے آنے کی جرائت نہیں اور اگر وہ آ بھی گئے تو میں ایک ایک کی گردن اڑا کر اس باغ میں ان کی قبریں بنا دوں گا۔

چوکیدار کے بھائی کے سامنے ظاہر نہ ہوئی تھی وہ خاموش تھی اور کوئی بات نہیں کر رہی تھی چوکیدار نے بھی اپنے بھائی کو کچھ نہیں بتایا تھا لیکن اس کے بھائی نے ایک بات خاص طور پر محسوس کی تھی کہ دستر خوان پر لگے ہوئے کھانے کی رکابیوں میں سے ایک رکابی میں سے کبھی کبھی انگوروں کا گچھا اپنے آپ اوپر اٹھتا دیکھا تھا اور پھر فضا میں غائب ہو جاتا تھا پہلے تو وہ سمجھا کہ شاید اس کی نظروں کا دھوکا ہے لیکن جب دو چار مرتبہ ایسا ہوا تو اس نے چونک کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا بھائی نے آنکھ کے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا۔

وہ خاموش ہو گیا، رات انہوں نے وہیں انگور کے باغ میں خشک

گھاس پھونس پر توشکیں بچھا کر بستر کی سردی بہت تھی۔

آس پاس آگ روشن کر دی گئی جو ساری رات جلتی رہی صبح سویرے اٹھ کر ان کی خاطر گرم دودھ اور باجرے کی روٹی سے کی گئی پھر عنبر اور کیلاش نے باری باری چوکیدار سے ہاتھ ملایا اس کے بھائی کی مہمان نوازی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ملک چین کی طرف روانہ ہو گئے۔

ماریا نے جاتے جاتے چوکیدار کے بڑے بھائی کے کندھے پر پڑا ہوا کپڑا اٹھا کر زمین پر گرا دیا وہ حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا ماریا وہاں سے جا چکی تھی اور چوکیدار مسکرا رہا تھا۔

ناگ زندہ ہو گیا

درگا مندر کے پجاری نے کادمبری کو تہہ خانے میں بند کر رکھا تھا وہ دوسری پورن ماشی یعنی چاندنی رات کو کادمبری کو راجہ کے حضور قربانی کے لئے پیش کرنا چاہتا تھا کادمبری بڑی بے بسی کی حالت میں تہہ خانے میں بند تھی وہاں صرف ایک بوڑھا نوکر صبح شام آ کر اسے کھانا دے جاتا تھا یہ نوکر گونگا اور بہرہ تھا یعنی وہ نہ سن سکتا تھا اور نہ ہی بول سکتا تھا کادمبری اکیلی تہہ خانے میں بیٹھی روتی رہتی اور مار یا کو یاد کیا کرتی کہ جانے وہ کہاں ہو گی۔

اسے ناگ کی لاش والی صندوقچی کا بھی خیال آتا کہ کم از کم وہ اسے ہی

اپنے ساتھ اٹھالاتی اس نے کئی بار نوکر کو سمجھانے اور اس سے پوچھنے کی کوشش کی کہ صندوقچی کہاں ہے مگر وہ گونگا اور بہرہ کچھ بھی نہ سمجھتا تھا بے چاری کادمبری تھک ہار کر صبر کر کے بیٹھ گئی اس نے اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کر دیا کہ جو قسمت میں لکھا ہو گا مل جائے گا، اس کے سوا وہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔

اب ذرا ناگ والی صندوقچی کا حال سنیں۔

ایک طویل مدت کے بعد ناگ کو ہوش آنا شروع ہو گیا جھیل نندن سر کے مقدس پانی نے سانپ کے ٹکڑوں میں زندگی کی گرمی پیدا کر دی اور وہ آپس میں جڑ کر ملنے لگے صندوقچی ایک کمرے کی پچھلی کوٹھڑی میں پڑی تھی ناگ کے ٹکڑے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گئے تھے مگر ابھی اس میں نئی زندگی پیدا نہیں ہوئی تھی۔

پورن ماشی کی رات آ گئی پجاری کے لئے کادمبری کو راجہ کے حضور پیش

کر کے انعام واکرام حاصل کرنے کا وقت آ گیا تھا اس نے پجارن

سے کہا کہ کا دمبری کو تیار کرے اسے زرق برق لباس پہنائے کیونکہ وہ

اسے راجہ کے دربار میں پیش کرنا چاہتا ہے پجارن نے ایک روز

کا دمبری کو نہلا دھلا کر نئے زرق برق کپڑے پہنائے کا دمبری بے

چاری نے کچھ نہ کہا اس نے تو اپنے آپ کو قسمت کے حوالے کر دیا تھا

پھر بھی اس نے پجارن سے پوچھا کہ اسے کس لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

پجارن نے کہا۔

تمہیں شاہی بیگموں کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ تمہیں اپنے محل

میں ملازم رکھ لیں گی اور تمہاری ساری زندگی وہاں عیش وعشرت سے

بسر ہوگی۔

کا دمبری سادہ عورت تھی اس نے پجارن کی باتوں پر یقین کر لیا اور

دل میں سوچا کہ چلو وہ ان لوگوں کی قید سے تو چھوٹے گی

..........پجاری نے ایک روز کا دمبری کو ساتھ لیا اور راجہ کے دربار
میں حاضر ہو گیا اس نے جھک کر آداب عرض کیا اور راجہ کو بتایا کہ وہ
درگا دیوی کے مندر میں پورن ماشی کی رات کو قربانی کے لئے ایک
ایسی لڑکی کو لایا ہے جو ان لوگوں کی بہن ہے جو فرار ہو گئے تھے۔
پجاری راجہ سے ایک ایسی زبان میں گفتگو کر رہا تھا جس کو کادمبری
بالکل نہیں سمجھتی تھی راجہ پجاری پر بڑا خوش ہوا کہ اس نے درگا دیوی
کے آگے راجہ کی لاج رکھ لی ہے اور مفرور ملزموں کی بہن کو پکڑ کر لے
آیا ہے اس نے پجاری کو سونے کا ہار انعام میں دیا اور کادمبری کو شاہی
محل میں بھیج دیا ساتھ ہی سپاہیوں کو خبردار کر دیا کہ وہ کادمبری کی
زبردست نگرانی کریں اور اسے اُدھر سے اُدھر نہ ہونے دیں۔
پورن ماشی کی رات میں ابھی دو دن باقی تھے۔
پورے شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ مفرور ملزموں کی بہن کو شاہی سپاہیوں

نے گرفتار کرلیا ہے اور پورے چاند کی رات کو اس کی قربانی دی جائے گی یہ خبر کادمبری نے بھی سن لی اور وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا پہرہ سخت کر دیا گیا تھا اور اسے حرم سے نکال کر ایک کوٹھڑی میں بند کر کے چوکی پہرہ لگا دیا گیا تھا وہاں وہ اپنی موت کا انتظار کرنے لگی۔

دوسری طرف پجارن کے کمرے کی پچھلی کوٹھڑی میں پڑی ہوئی صندوقچی میں ناگ کی لاش میں زندگی پیدا ہونا شروع ہوگئی اس کی مہلت کے دن پورے ہوگئے تھے جھیل کے مقدس پانی نے اپنا اثر دکھا دیا تھا سانپ کے ٹکڑے آپس میں مل گئے تھے اور سانپ میں زندگی آ گئی تھی ناگ کے دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا تھا تو اس نے سوچا کہ وہ کہاں ہے۔؟ اسے ایک ایک کر کے ساری باتیں یاد آ گئیں کہ کس طرح اسے عنبر کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا اور پھر عنبر نے اسے اٹھا

کر صندوق میں بند کر دیا تھا اور پھر جھیل کی طرف چل نکلا تھا۔

ناگ کو خیال آیا کہ شاید عنبر بھی وہیں کہیں ہو گا اس نے زور لگا کر صندوقچی کا ڈھکنا الٹ دیا اور بڑے سکون سے رینگتا ہوا صندوقچی سے باہر آ گیا اس نے دیکھا کہ وہ ایک کباڑ خانہ نما پرانی کوٹھڑی میں ہے جہاں اندھیرا چھایا ہوا ہے صرف ایک روشن دان میں سے روشنی کی لکیر سی اندر آ رہی ہے ناگ رینگتا ہوا روشن دان میں سے دوسرے کمرے میں آ گیا وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں پر ہے۔؟ کس جگہ پر ہے کس ملک میں ہے اور عنبر کہاں ہے؟ ماریا کہاں ہے۔؟ دیوار پر سے رینگ کر وہ نیچے آ گیا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کدھر جائے کہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی ناگ جلدی سے ایک کونے میں مٹکے کے پیچھے چھپ گیا دروازہ کھلا اور پجاری اور پجارن اندر داخل ہوئے ناگ بڑے غور سے ان کی باتیں سننے لگا اس

خیال ہے کہ ان کی گفتگو ہی سے وہ اندازہ لگا سکے کہ وہ کس ملک میں

ہے۔

پجاری نے کہا۔

کادمبری کہتی ہے کہ اس کے پاس ایک صندوقچی بھی تھی جس میں

سانپ کے جسم کے ٹکڑے پڑے تھے دیوتا جانیں کہ وہ کوئی جادو ٹونا نہ

ہو کیا اس کے پاس کوئی صندوقچی تھی۔؟

پجارن نے کہا۔

ہاں ہاں ایک صندوقچی تھی اسے میں نے پرانی کوٹھڑی میں پھینک دیا

تھا اس میں کسی کالے سانپ کے ٹکڑے بھی تھے۔

پجاری نے کہا۔

جلدی سے وہ صندوقچی اٹھا لاؤ ہمیں سانپ کے ٹکڑوں کو جلا ڈالنا

چاہیے اس طرح اگر اس میں کوئی جادو ٹونا ہوگا تو وہ ضائع ہو جائے گا

اور ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

پجارن بولی۔

مگر کادمبری تو اب راجہ کے محل میں قید ہے اور اسے کل رات قربان کر دی جائے گا پھر فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔؟

پجارن نے ڈانٹ کر کہا۔

تم وہ صندوقچی جا کر لاؤ جلدی کرو۔ میں کادمبری کی تمام نشانیاں جلا کر بھسم کر دینا چاہتا ہوں جلدی کرو۔

ناگ ان دونوں کی اتنی گفتگو سے ہی سمجھ گیا کہ ساری کہانی کیا ہے وہ ایک عورت کادمبری کے قبضے میں تھا جو راجہ کے محل میں قید ہے جاتے ہوئے وہ صندوقچی یہاں چھوڑ گئی تھی عنبر نے ضرور یہ صندوقچی کادمبری کو دی ہوگی کادمبری سے مل کر ہی پتہ چل سکتا تھا کہ عنبر کہاں ہے۔؟

ماریا نے کہا۔

اتنے میں پجارن کوٹھڑی میں بھاگی بھاگی پریشان حال آئی اور اس

نے بتایا۔

غضب ہو گیا صندوقچی کھلی پڑی ہے اور سانپ غائب ہے پجاری

حیرت سے بولا۔

کیا کہا سانپ غائب ہے؟ مگر وہ تو ٹکڑے ٹکڑے سانپ تھا وہ تو

مردہ تھا، وہ کہاں بھاگ گیا؟

پجارن اندر سے صندوقچی لے آئی وہ خالی تھی اور سانپ غائب تھا

پجارن بڑا حیران ہوا کہ سانپ جو کہ مر چکا تھا یہاں سے کیسے نکل

گیا؟ دونوں حیران پریشان ہوتے کمرے سے باہر نکل گئے ناگ

بھی مٹکے کے پیچھے سے باہر نکل آیا وہ سوچنے لگا کہ اب اسے جتنی

جلدی ہو سکے راجہ کے محل میں پہنچ کر کادمبری کی جان بچانے کی

کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اگر وہ مر گئی تو پھر اسے ساری زندگی عنبر کے

بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا لیکن سوال یہ تھا کہ اسے محل کے اندر
گھسنے کون دے گا ظاہر ہے اسے کوئی ایسا بھیس بنانا چاہیے کہ وہ بڑی
آسانی سے محل میں داخل ہو جائے سوچ کر اس نے محل کی ایک
خادمہ کا بھیس بدلنے کا فیصلہ کر لیا۔

کمرے میں ہی اس نے محل کی ایک کنیز کا خیال ذہن میں لا کر پھنکار
ماری اور دوسرے لمحے وہ شاہی محل کی خادمہ کے لباس میں وہاں کھڑا
تھا ناگ جلدی سے باہر مندر کے آنگن میں آ گیا یہاں اس پر کوئی
شک نہیں کر سکتا تھا وہ چپکے سے مندر سے باہر نکل آیا اور ایک دکاندار
سے محل کا پتہ پوچھ کر اس طرف چل پڑا شاہی محل بے حد خوب صورت
تھا ساری عمارت لکڑی کی بنی ہوئی تھی جس پر سونا چڑھا ہوا تھا
دروازے پر زبردست پہرہ تھا، ناگ دروازے میں سے گزرنے لگا
تو پہریدار نے اسے روک کر کہا۔

بی بی شاہی حرم کی طرف سے اندر جاؤ کیا تم یہاں کی پرانی خادمہ ہو کر اتنا بھی نہیں جانتیں کہ شاہی محل کی خادمائیں حرم کے دروازے سے محل میں جاتی ہیں۔

ناگ نے کہا۔

میں اپنے خیال میں آ رہی تھی اس لئے بھول گئی۔

اور وہ شاہی محل کے حرم والے دروازے کی طرف آ گئی یہاں عورتیں تلواریں کاندھوں پر رکھے پہرہ دے رہی تھیں ناگ ان کے قریب سے ہو کر گزر گیا کسی نے اسے نہ روکا، سب نے یہی سمجھا کہ وہ کوئی محل کی خادمہ ہے محل کے اندر جا کر ناگ پریشان ہو گیا کہ کس سے بات کرے .... کس کے پاس جائے اور کادمبری کے بارے میں پوچھے آخر اسے باغ میں بارہ دری کے پاس ایک ادھیڑ عمر کی نوکرانی چنگیر میں سفید پھولوں کے ہار گوندھتی نظر آئی ناگ نے اس

کے پاس جا کر سلام کیا اور بیٹھ گیا۔

بوڑھی نوکرانی نے پوچھا۔

کیا تم نئی آئی ہو؟ میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔؟

ناگ چوکنا ہو گیا فوراً بولا۔

ہاں بی بی میں نئی آئی ہوں بڑا اپجاری جو ہے وہ مجھے ملک نیپال سے راجہ کے لئے خرید کر لایا ہے۔

بوڑھی نوکرانی بولی۔

لڑکی یہاں دیانت داری سے کام کرو گی تو بڑی سکھی رہو گی یہ میری نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا اور کسی کی لگائی بجھائی ہرگز نہ کرنا۔

ناگ نے کہا۔

بہت اچھا بی بی، میں تمہاری نصیحت ہمیشہ پلے باندھ کر رکھوں گی۔

پھر ناگ بھی بوڑھی کنیز کے پاس بیٹھ کر ہار بنانے لگا پھر اس نے

پوچھا۔

بڑی بی یہ بتاؤ کہ کل رات جس عورت کی قربانی دی جارہی ہے وہ کس جگہ قید ہے۔

خادمہ نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو۔؟

ناگ نے کہا۔

بات یہ ہے بڑی بی، مجھے میرے بابا نے کہا تھا کہ اگر تم کسی ایسی عورت کے درشن کرلو جسے درگا دیوی پر قربان کیا جارہا ہو تو تمہارے سارے گناہ جھڑ جائیں گے۔

بوڑھی نوکرانی نے کہا۔

اگر تم مجھے سونے کی چار اشرفیاں دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ابھی بتا دوں گی۔

ناگ نے وعدہ کیا کہ وہ رانی سے انعام ملنے پر اسے سونے کی دس اشرفیاں دے دے گی اس پر بوڑھی نوکرانی نے اسے بتایا کہ کادمبری نام کی لڑکی جسے اگلے دن رات کو درگا دیوی کے نام پر قربان کیا جا رہا ہے شاہی محل کی سب سے اوپر والی منزل میں بائیں جانب والی کوٹھڑی میں قید ہے۔

اگر تم وہاں کسی جگہ سامنے چھپ کر بیٹھ رہو تو کسی نہ کسی وقت اس لڑکی کی جھلک دیکھ سکتی ہو۔

ناگ کا مقصد پورا ہو گیا تھا اس نے بوڑھی نوکرانی کو جھک کر سلام کیا اور بڑے آرام سے ٹہلتا ٹہلتا محل کی اوپر والی منزل پر آ گیا راستے میں سیڑھیوں اور غلام گردش میں سے گزرتے ہوئے اسے شک کی نگاہ سے کسی نے نہ دیکھا کیونکہ وہ ایک شاہی خادمہ کے روپ میں تھا ایک تنگ سیڑھیوں پر سے گزر کر ناگ اس مقام پر آ گیا جہاں اسے سامنے

فصیل کی برجی کے نیچے ایک کوٹھڑی نظر آئی جس کے باہر دو سپاہی تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے گویا کہ کادمبری اسی کوٹھڑی کے اندر قید تھی چونکہ اس سے پہلے بھی درگا دیوی کے دو شکار بھاگ چکے تھے اس لئے کادمبری کی بڑی سخت نگرانی کی جا رہی تھی ناگ کے لئے اب سب سے پہلا اہم کام یہ تھا کہ وہ کس طرح سے کوٹھڑی کے اندر جائے اور کادمبری سے ملاقات کرے۔

اس کے پاس اندر جانے کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ وہ سانپ بن کر رینگتا ہوا کوٹھڑی میں جائے لیکن اس میں یہ بڑا خطرہ تھا کہ اگر کسی پہریدار کی آنکھ پڑ گئی تو وہ اسے دو ٹکڑے بھی کر سکتا ہے لیکن اور کوئی چارہ نہ تھا چنانچہ ناگ خادمہ کے بھیس میں ہی کوٹھڑی کی پچھلی جانب آ گیا یہاں اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا اس نے پلک جھپکتے ہی اپنا حلیہ خادمہ سے بدل کر سانپ کا کیا اور پچھلی دیوار پر سے ہوتا ہوا ایک گول سوراخ

تک آ گیا یہ سوراخ روشن دان کے طور پر استعمال ہوتا تھا سانپ اس سوراخ میں داخل ہو گیا اب وہ کوٹھڑی کی دیوار پر تھا۔

اس نے دیکھا کہ ایک سنہرے بالوں والی لڑکی گھاس پر سر جھکائے بیٹھی تھی اس کی پیٹھ ناگ کی طرف تھی ناگ نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا وہ بڑی تیزی سے دیوار پر سے نیچے اتر گیا نیچے آتے ہی اس نے انسانی شکل اختیار کی اور کادبری کے سامنے آ گیا کادبری تو دہشت زدہ ہو کر رہ گئی کہ دروازہ بھی بند ہے اور یہ انسان کہاں سے آ گیا۔؟

ناگ نے فوراً اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

کادبری، میں ناگ ہوں جسے تم صندوقچی میں بند کر آئی تھیں میں عنبر کا دوست ہوں میں تمہیں یہاں سے نکالنے آیا ہوں مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ سانپ سے انسان اور انسان سے سانپ بن جاؤں اس لئے حیران مت ہونا۔

کا دمبری بولی۔

کیا............کیا.........تم ناگ ہو؟

ناگ نے کہا۔

ہاں میں ناگ ہوں تم دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو جاؤ میں جب باہر سے دروازہ کھولوں تو تیزی سے باہر نکل کر میرے ساتھ چل پڑنا دیر ہرگز نہ کرنا۔

اس کے ساتھ ہی کا دمبری کے دیکھتے دیکھتے ناگ نے ایک پھنکار ماری کا دمبری کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی ناگ دیوار پر چڑھ کر سوراخ میں سے باہر نکل گیا باہر دونوں سپاہی چل پھر کر دروازے کے آگے پہرہ دے رہے تھے ایک سپاہی چلتا ہوا فصیل کی دیوار تک جاتا پھر دوسرا اس طرف آ جاتا ناگ فصیل کی دیوار کے پاس چھپ گیا جونہی ایک سپاہی اس کے پاس آیا ناگ نے لپک کر اس کے گلے پر

ڈس دیا زہر اس قدر مہلک تھا کہ سپاہی کا گلا ایک دم خشک ہو کر بند ہو

گیا وہ آواز بھی نہ نکال سکا دوسرے سپاہی نے جب دیکھا کہ پہلا

سپاہی ابھی تک دیوار سے پلٹ کر واپس نہیں آیا تو وہ اس طرف آ

گیا۔

وہاں اس نے پہلے سپاہی کی لاش دیکھی جو نیلی ہو گئی تھی دوسرا سپاہی

لاش پر جھکا ہی تھا کہ ناگ نے دیوار کی آڑ میں سے نکل کر اس کی

گردن پر بھی حملہ کر دیا دوسرے سپاہی کا بھی وہی حشر ہوا اور وہ گرتے

ہی بے ہوش ہو گیا ناگ فوراً انسانی جون میں آ گیا اس نے لپک کر

کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا کا دمبری پہلے ہی سے تیار کھڑی تھی وہ باہر آ

گئی ناگ اسے ساتھ لے کر فصیل کے اوپر چڑھ گیا جہاں ایک بیل

نیچے تک چلی گئی تھی فصیل کے اس علاقے میں اور کوئی نہیں تھا ناگ

نے بیل کی شاخوں کا سہارا لے کر کادمبری کو نیچے اتارنا شروع کر دیا

کادمبری ڈرتی ڈرتی ناگ کا سہارا لیے اس کے ساتھ ہی محل کی دیوار سے نیچے اُتر گئی وہاں ان کے پکڑے جانے کا خطرہ تھا ویسے بھی سپاہی محل کے ارد گرد منڈلا رہے تھے ناگ کادمبری کو لے کر ایک طرف بھاگنے ہی والا تھا کہ اسے گھوڑوں کے ہنہنانے اور ٹاپوں کی آواز سنائی دی اس نے کادمبری کے ساتھ ایک گڑھے میں چھلانگ لگادی اور کادمبری کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

یہ سپاہیوں کا گشتی دستہ تھا جو محل کے ارد گرد نگرانی کر رہا تھا سپاہی گھوڑوں پر سوار آگے نکل گئے تو ناگ نے کادمبری سے کہا۔

یہاں سے جتنی جلدی ہو سکے ہمیں پہاڑوں کی طرف نکل جانا ہوگا میرے ساتھ آؤ۔

کادمبری ناگ کے پیچھے پیچھے گڑھے میں سے نکل کر جنوب مشرق کی پہاڑیوں کی طرف بھاگنے لگی کافی دور بھاگنے کے بعد اس کا سانس

پھول گیا وہ تھک کر بیٹھ گئی ناگ نے اسے کہا کہ یہ وقت بیٹھنے کا نہیں

کا دبری اٹھ کر قدم قدم ناگ کے ساتھ چلنے لگی آگے ڈھلان سے اتر

کر ایک گھاٹی آگئی یہاں ایک نہر بہہ رہی تھی دونوں اس نہر کے

کنارے کنارے ایک طرف کو روانہ ہو گئے وہ شام ہونے سے پہلے

پہلے پہاڑیوں میں جس قدر دور ہو سکے آگے نکل جانا چاہتے تھے ان

میں کوئی بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہا تھا۔

بس وہ مسلسل بھاگے چلے جا رہے تھے۔

ا۔ ناگ اور کا دبری بھاگتے ہوئے کہاں جا نکلے۔؟

۲۔ ناگ اور کا دبری کی ماریا سے کہاں ملاقات ہوئی۔؟

۳۔ کیا عنبر دوبارہ ناگ سے مل سکا۔؟

۴۔ ملک چین میں ان کے ساتھ کیا گزری۔؟

یہ سب کچھ آپ اسی ناول کے اگلے 22 حصے

"سرائے کی چڑیل" میں پڑھیے گا۔